TUE.29.July.2025
VOLUME:20 NO:183
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages=4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

Established May 1994 :قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز منگل 29/ جولائی 2025
جلد:20 شمارہ: 183
3/صفر المظفر 1447ھ
قیمت 00=3روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com–Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

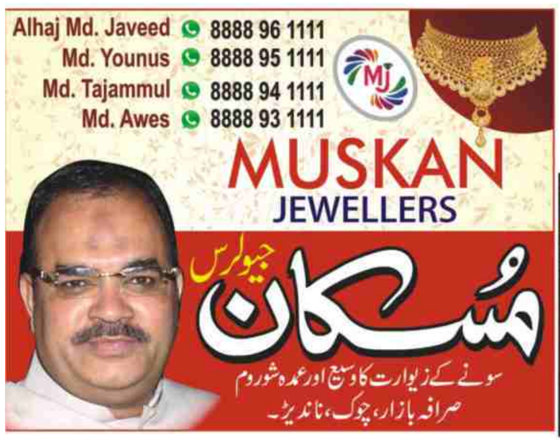

پہلگام میں کیوں ناکام رہا خفیہ محکمہ؟

ٹی ایم سی رکن پارلیمنٹ نے لوک سبھا میں حکومت سے جواب طلب کیا

نئی دہلی: (ایجنسیز) لوک سبھا میں 'آپریشن سندور' پر بحث کے دوران ٹی ایم سی رکن پارلیمنٹ کلیان بنرجی نے مرکزی حکومت پر جم کر حملہ بولا۔ کلیان بنرجی نے بنگالی زبان میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جموں و کشمیر میں مغربی بنگال کے کرشن نگر کے ایک فوجی بھی شہید ہوئے تھے۔ اس جنگ کا کریڈٹ مکمل طور سے فوج کو جاتا ہے، کوئی اور اس کا کریڈٹ نہیں لے سکتا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "22 اپریل کو پہلگام میں 4 دہشت گردوں نے 26 ہندوستانیوں کو قتل کر دیا، جس نے پورے ملک کو مغموم کر دیا تھا۔ مرنے والوں میں 3 مغربی بنگال کے تھے۔" کلیان بنرجی نے حیرانگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ چاروں دہشت گرد پہلگام میں کیسے داخل ہوئے؟ اور 26 لوگوں کو گولی مار کر کیسے چلے گئے؟ انہوں نے سوال کیا کہ بی ایس ایف اور سی آئی ایس ایف کیا کر رہے تھے؟ وزیر داخلہ امت شاہ کیا کر رہے تھے؟ ان کی غلطی کی وجہ سے 26 لوگوں کی جان چلی گئی اور دہشت گرد پاکستان چلے گئے۔ ٹی ایم سی رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ کبھی بھی اتنا ناکام وزارت داخلہ نہیں دیکھا۔ اس واقعہ کے لیے مکمل طور سے وزارت داخلہ ذمہ دار ہے۔ اس کی ذمہ داری وزیر اعظم اور وزیر داخلہ کو لینی ہوگی اور یہ قبول کرنا پڑے گا کہ ان کی لاپرواہی کی وجہ سے 26 لوگوں کی جانیں چلی گئیں۔ ٹی ایم سی رکن پارلیمنٹ نے خطاب کے دوران کہا کہ ایک دہشت گرد کو بھی نہیں پکڑ پائے اور کہا جا رہا ہے کہ 100 دہشت گردوں کو مار گرائے ہیں، 100 دہشت گردوں میں سے 4 دہشت گرد کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا کہ خفیہ محکمہ کیا کر رہا تھا؟ اپوزیشن پر ای ڈی اور سی بی آئی لگانے کا کام خفیہ محکمہ کرتا ہے، لیکن دہشت گردوں کے خلاف خفیہ محکمہ مکمل طور سے ناکام رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی افواج نے پاکستان اور مقبوضہ کشمیر کے دہشت گردوں کے ٹھکانوں پر حملہ بولا اور کسی عام شہری کو نشانہ نہیں بنایا۔ کلیان بنرجی کے مطابق 'آپریشن سندور' مکمل طور سے محدود تھا، لیکن پاکستان نے کئی علاقوں پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ ٹی ایم سی نے خارجہ پالیسی سے اتفاق کیا اور آپریشن سندور کے ذریعہ کی گئی کارروائی کی حمایت کی۔ اچانک سننے میں آیا کہ 'جنگ بندی' کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے جنگ بندی کا اعلان کیا، اس سے زیادہ شرمناک کچھ نہیں ہو سکتا ہے۔ اپوزیشن جماعتیں حکومت کے ساتھ تھیں، لیکن ٹرمپ نے جنگ بندی کا اعلان کیوں کیا؟ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ تاریخ کبھی بھی اس واقعہ کے لیے معاف نہیں کرے گی۔ دوسری جانب آر جے ڈی کے رکن پارلیمنٹ ابھے کمار سنہا نے کہا کہ دہشت گرد کا مقصد ہی ہوتا ہے مذہبی جنونیت میں اضافہ کرنا۔ ملک میں بھی کئی لوگ اس رو میں بہہ جاتے ہیں۔ انہوں نے حکومت سے سوال کیا کہ پہلگام میں سیکورٹی کے انتظامات کیوں نہیں تھے؟ کیا حکومت نے اس کی تحقیقات کرائی؟ حکومت نے اس پر جواب کیوں نہیں دیا؟ حکومت کو اس پر جواب دینا چاہیے۔ آر جے ڈی رکن پارلیمنٹ کے مطابق پہلگام حملہ کے بعد کشمیر کا سیاحتی صنعت تباہ ہو گیا ہے۔ 3337 سیاح اسی روز کشمیر چھوڑ کر چلے گئے۔ ابھے کمار نے کہا کہ ہمارے وزیر داخلہ کہتے رہے کہ کشمیر آئیے کوئی پریشانی نہیں ہے۔ سیاح بڑی تعداد میں پہنچے اور یہ حکومت کی جانب سے سیکورٹی میں سنگین کوتاہی کا نتیجہ ہے کہ پہلگام میں دہشت گردانہ حملہ ہوا۔ انہوں نے کہا کہ کمبھ میلہ میں جس طرح سے سیکورٹی کا انتظام نہیں تھا اور کئی عقیدتمندوں کی جانیں چلی گئیں، اسی طرح کشمیر کے متعلق بھی کہا گیا۔

'آپ نے کس کے سامنے خود سپردگی کی؟'

آپریشن سندور پر بحث کے دوران گورو گگوئی کا مودی حکومت سے سوال

نئی دہلی: (ایجنسیز) پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کے دوران آج لوک سبھا میں آپریشن سندور پر بحث ہو رہی ہے۔ سب سے پہلے راجناتھ سنگھ نے ایوان زیریں میں اپنی بات رکھی، اور پھر اس کے بعد اپوزیشن کی طرف سے کانگریس رکن پارلیمنٹ گورو گگوئی نے یکے بعد دیگرے کئی سوالات مودی حکومت کے سامنے رکھ دیے۔ گورو گگوئی نے کہا کہ آپریشن سندور پر بحث کا اصل مقصد یہ ہے کہ حقیقت سبھی کے سامنے آئے۔ اس آپریشن، پہلگام حملہ اور خارجہ پالیسی سے متعلق سچائی سامنے آنی چاہیے۔ گورو گگوئی نے کہا کہ راجناتھ سنگھ نے اپنی طرف سے بات رکھتے ہوئے فوجی قوت کا اظہار کیا، یہ بہت اچھا ہے... لیکن یہ نہیں بتایا کہ دہشت گرد آخر آئے کیسے۔ ہم ملک کے مفاد میں یہ سوال کرتے رہیں گے۔ ہم جاننا چاہتے ہیں کہ وہ دہشت گرد آخر آئے کیسے؟ ان دہشت گردوں کا مقصد ملک میں فرقہ وارانہ ماحول کو بگاڑنا تھا، اس سلسلے میں کچھ نہیں کہا گیا۔ مجھے افسوس ہے کہ آج راجناتھ جی نے فوجیوں کی بات تو کی، لیکن ہمارے ملک کی عوام کی بات نہیں کی۔ پہلگام میں متاثرین کی جس طرح سے وادی کے لوگوں نے مدد کی، وہ سبھی نے دیکھی۔ ملک بھر میں سیاحوں نے جموں و کشمیر کے لوگوں کا شکریہ ادا کیا، یہ بھی ملک نے دیکھا۔ گورو گگوئی نے لوک سبھا میں اپنی بات رکھتے ہوئے کہا کہ پہلگام حملہ کے دوران راہل گاندھی نے صاف لفظوں میں کہا کہ اس مشکل وقت میں ہم حکومت کے ساتھ ہیں۔ ملک جاننا چاہتا ہے کہ حملہ آوروں کو آخر حکومت کیوں نہیں پکڑ پائی۔ ان دہشت گردوں کو کس نے پناہ دی؟ کس نے ان کی مدد کی؟ 100 دن بعد بھی حکومت کے پاس اس کا جواب نہیں ہے۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ حکومت کے پاس جدید ترین سہولیات ہیں، لیکن پھر بھی حکومت کچھ نہیں کر پائی۔ اس حملے کے بعد ایک گھنٹے تک ان کے پاس نہ ایمبولنس پہنچ پائی، نہ فوجی جوان، کیونکہ وہ سب پیدل چل کر آ رہے تھے۔ خوف کا ماحول ایسا تھا کہ اس دوران فوجی کو دیکھ کر لوگ دہشت میں آ گئے تھے۔ راجناتھ سنگھ کو اس معاملے میں ایک لفظ تو کہنا چاہیے تھا۔ گگوئی نے تلخ انداز اختیار کرتے ہوئے یہاں تک کہہ دیا کہ یہ حکومت بزدل ہے۔ اس حکومت میں تکبر آ گیا ہے۔ ہم سوال اٹھائیں گے کہ مودی جی جب آپ اس دوران بیرون ملک سے لوٹے تھے تو آپ کو بہار نہیں بلکہ پہلگام جانا چاہیے تھا۔ پہلگام میں کوئی گیا تو راہل گاندھی گئے۔ ان لوگوں کے لیے جو اس حملے میں مارے گئے، ان کی شہادت کا مطالبہ جو کر رہا ہے وہ راہل گاندھی ہیں۔ گورو گگوئی نے آپریشن سندور کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر اس آپریشن کے دوران ایک بھی رافیل طیارہ گرا ہے تو وہ بڑی بات ہے، کیونکہ ملک کے پاس صرف 35 رافیل ہیں۔ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ ہمارے پاس سب سے اچھے جنگی طیارے ہیں۔ اگر ایسا ہے تو سی ڈی ایس کو کیوں کہنا پڑا کہ ہمارے جنگی طیاروں نے پہلے غلطی کی تھی، پھر دور سے حملے کا منصوبہ بنایا۔ گگوئی نے کہا کہ پہلے 21 ہدف تھے، لیکن وہ گھٹ کر 9 ہدف ہو گئے، آخر کیوں؟ جنگ بندی سے متعلق کانگریس لیڈر نے کہا کہ ہم تو جنگ کے لیے تیار تھے، لیکن یہ جنگ بندی کیوں ہوئی؟ کس کے آگے آپ جھکے، مودی جی یہ ملک کو بتانا ہوگا۔ گگوئی نے مزید کہا کہ ٹرمپ نے 26 مرتبہ کہا ہے کہ میں نے ثالثی کی، وہ کہتے ہیں کہ 5-6 طیارے اس آپریشن کے دوران گرے، میں حکومت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کتنے طیارے گرے؟ گورو گگوئی نے اپنی تقریر کے دوران برازیل ڈاکیومنٹ کا بھی ذکر کیا۔ انھوں نے کہا کہ برازیل کے ڈاکیومنٹ میں جموں و کشمیر حملے کی مذمت پر وزیر اعظم خوش ہیں، لیکن پاکستان کی مذمت کیوں نہیں کی گئی۔ حکومت آئی ایم ایف کے ذریعہ پاکستان کو دیے گئے فنڈ پر کیا کہے گی؟ مودی جی کیا آپ کے پاس اتنی بھی طاقت نہیں ہے؟ مودی حکومت سے کہنا چاہتے ہیں کہ ڈریں مت، اس دن بھی اپوزیشن آپ کے ساتھ تھا، آج بھی ہے۔ آپ ہمیں اپنا دشمن نہ سمجھیں، ہم اپنے ملک کی حمایت میں بول رہے ہیں۔ لیکن برائے کرم آپ ہمیں سچائی بتائیے۔ جتنی بار آپ جھوٹ بولیں گے، ہم پوچھتے جائیں گے کہ آپ نے کیا کیا ہے؟ گورو گگوئی نے کہا کہ ہمیں امید تھی آپ آج ذمہ داری بھری بات کہیں گے، لیکن ایسا نہیں ہوا۔ میڈیا میں دیکھ کر ہمیں ایسا لگا کہ ہم کراچی میں اٹھیں گے، لیکن حکومت نے پیر پیچھے کھینچ لیے۔

وقف بورڈ بدعنوانی معاملہ میں رکن اسمبلی امانت اللہ خان سمیت 11 کے خلاف الزامات طے

دہلی: عام آدمی پارٹی (عآپ) کے رکن اسمبلی امانت اللہ خان کی مشکلیں بڑھتی ہوئی دکھائی دے رہی ہیں۔ دہلی کے راؤز ایونیو کورٹ نے دہلی وقف بورڈ میں تقرری سے متعلق بے ضابطگی سے منسلک بدعنوانی معاملے میں امانت اللہ اور 10 دیگر ملزمین کے خلاف الزامات طے کر دیے ہیں۔ دہلی کی عدالت نے عآپ لیڈر کے خلاف مجرمانہ سازش (تعزیرات ہند کی دفعہ 120 بی) اور انسداد بدعنوانی ایکٹ کی دفعہ 13(1)(ڈی) اور 13(2) کے تحت الزامات طے کیے ہیں۔ اس معاملے نے عآپ کی سیاسی شبیہ پر ایک بار پھر سوال کھڑے کر دیے ہیں۔ مرکزی جانچ بیورو (سی بی آئی) نے اگست 2022 میں امانت اللہ خان اور دیگر ملزمین کے خلاف ایک فرد جرم داخل کیا تھا۔ سی بی آئی کا الزام ہے کہ امانت اللہ نے 2016 سے 2021 تک دہلی وقف بورڈ کا سربراہ رہتے ہوئے اپنے عہدہ کا غلط استعمال کیا اور اصولوں کی خلاف ورزی کر غیر قانونی تقرریاں کیاں۔ جانچ ایجنسی کا دعویٰ ہے کہ امانت اللہ نے اپنے رشتہ داروں اور حامیوں کو بورڈ میں عہدوں پر تقرر کیا، جس سے حکومت کو شدید نقصان ہوا۔ امانت اللہ خان کے علاوہ محبوب عالم، حامد اختر، کفایت اللہ خان، رفیع شان خان، عمران علی، محمد احرار، عاقب جاوید، اظہر خان، ذاکر خان اور عبدالمنار پر بھی الزامات طے کیے گئے ہیں۔

'یہ بی جے پی-آر ایس ایس کا غنڈہ راج ہے'، تبدیلیٔ مذہب معاملہ پر گرفتار 2 راہباؤں کے حق میں راہل-پرینکا نے اٹھائی آواز

نئی دہلی: (ایجنسیز) گزشتہ 25 جولائی کو چھتیس گڑھ کے دُرگ ریلوے اسٹیشن پر 2 کیتھولک راہباؤں کو تبدیلیٔ مذہب کی مہم چلانے کا الزام عائد کرتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا تھا۔ یہ معاملہ اب طول پکڑتا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی اور کانگریس رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی نے دونوں راہباؤں کی گرفتاری کو غلط ٹھہرایا ہے اور ان کی حمایت میں آواز بلند کی ہے۔ راہل گاندھی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا ہے کہ "2 کیتھولک راہباؤں کو چھتیس گڑھ میں ان کے مذہب کی بنیاد پر نشانہ بنا کر جیل بھیج دیا گیا۔ یہ انصاف نہیں ہے، یہ بی جے پی-آر ایس ایس کا غنڈہ راج ہے۔ یہ ایک خطرناک رجحان کی عکاسی کرتا ہے۔ اس حکومت میں یہ اقلیتوں کے منظم استحصال کی نشانی ہے۔" وہ مزید کہتے ہیں کہ "یو ڈی ایف کے ارکان پارلیمنٹ نے آج پارلیمنٹ میں احتجاج کیا۔ ہم خاموش نہیں رہیں گے۔ مذہبی آزادی آئینی حق ہے۔ ہم ان کی فوری رہائی اور اس ناانصافی کے لیے جوابدہی چاہتے ہیں۔" دوسری طرف کانگریس رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی نے واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ "میں 25 جولائی کو چھتیس گڑھ کے درگ ریلوے اسٹیشن پر پیش آنے والے افسوسناک واقعے کی شدید مذمت کرتی ہوں۔ 2 عیسائی راہباؤں سسٹر وندنا اور سسٹر پریتی کو دیگر افراد کے ساتھ بغیر کسی قانونی جواز اور جھوٹے الزامات، مثلاً جبری تبدیلیٔ مذہب اور اسمگلنگ، کے تحت حراست میں لینا اقلیتوں کے حقوق پر سنگین حملہ ہے۔" وہ مزید کہتی ہیں کہ "یہ کوئی تنہا واقعہ نہیں ہے۔ بی جے پی حکومت میں اقلیتوں کو منظم طریقے سے ہراساں اور بدنام کیا جا رہا ہے۔ ہجوم کے ہاتھوں انصاف اور فرقہ وارانہ طور پر نشانہ بنانے کی ہماری جمہوریت میں کوئی گنجائش نہیں۔ قانون کی حکمرانی کو ہر حال میں برقرار رہنا چاہیے۔" واضح رہے کہ 25 جولائی کو دُرگ ریلوے اسٹیشن پر تبدیلیٔ مذہب اور انسانی اسمگلنگ کا حوالہ دے کر کافی ہنگامہ ہوا تھا۔

فلم 'اودے پور فائلز' پر پابندی برقرار، مکمل پابندی کی درخواست پر دہلی ہائی کورٹ میں 30 جولائی کو ہوگی تفصیلی بحث

نئی دہلی: 'اودے پور فائلز' نامی متنازعہ ہندی فلم کی نمائش کو لے کر مولانا ارشد مدنی کی جانب سے قانونی چارہ جوئی چل رہی ہے۔ آج دہلی ہائی کورٹ میں ایک بار پھر معاملہ کی سماعت ہوئی۔ عدالت نے فریقین کا موقف سننے کے بعد حکم دیا کہ وہ آئندہ 30 جولائی کو اس پر تفصیلی بحث کریں۔ قابل ذکر ہے کہ یہ معاملہ دہلی ہائی کورٹ سے ہوتے ہوئے وزارت اطلاعات ونشریات تک پہنچا۔ پھر وہاں سے سپریم کورٹ آف انڈیا میں سماعت ہونے کے بعد یہ معاملہ ایک بار پھر دہلی ہائی کورٹ آ پہنچا ہے، کیونکہ مولانا ارشد مدنی نے فلم کی ریلیز پر مکمل پابندی کی عدالت سے درخواست کی ہے۔ گزشتہ دنوں فلم کے پروڈیوسر امت جانی کی جانب سے داخل کردہ پٹیشن پر سپریم کورٹ کی 2 رکنی بینچ کے جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس جوئی مالیا باغچی نے فیصلہ صادر کرتے ہوئے تمام فریق کو دوبارہ دہلی ہائی کورٹ سے رجوع ہونے کی ہدایت دی تھی۔ واضح ہو کہ مولانا ارشد مدنی نے دہلی ہائی کورٹ میں پٹیشن داخل کی ہے جس میں تحریر ہے کہ وزارت اطلاعات ونشریات نے ان کی سرٹیفکیٹ پر نظر ثانی کی درخواست پر فیصلہ صادر کرتے ہوئے فلم سے مزید 6 سین کٹ کیے جانے کی فلم پروڈیوسر کو ہدایت دی ہے، لیکن وہ وزارت اطلاعات ونشریات کے اس فیصلے سے مطمئن نہیں ہیں۔

ہریانہ: جنسی ہراسانی معاملہ میں ملزم بی جے پی رکن پارلیمنٹ کے بیٹے کو اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل عہدہ سے ہٹایا گیا

چنڈی گڑھ: (ایجنسیز) بی جے پی کی حکمرانی والی ہریانہ کی نائب سنگھ سینی حکومت نے بی جے پی کے راجیہ سبھا رکن سبھاش برالا کے بیٹے وکاس برالا کے خلاف سخت فیصلہ لیا ہے۔ حکومت نے انہیں تقرری کے 10 روز بعد ہی اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل (اے اے جی) کے عہدہ سے ہٹا دیا ہے۔ دراصل وکاس برالا پر جنسی ہراسانی کا الزام تھا، اس لیے ان کی تقرری کے بعد سے ہی یہ معاملہ تنازعات میں گھرا ہوا تھا۔ واضح ہو کہ 18 جولائی کو ریاست کے گورنر بنڈارو دتاتریہ نے 97 نئے لاء آفیسرز کی تقرری کو منظوری دی تھی۔ اس فہرست میں وکاس برالا کا بھی نام تھا۔ انہیں اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل (اے اے جی) بنایا گیا تھا۔ ان کی تقرری کے بعد سے ہی اپوزیشن مسلسل سینی حکومت پر حملہ آور تھی اور جنسی ہراسانی کے ایک ملزم کو لاء افسر بنانے پر حکومت کو ہدف تنقید بنا رہی تھی۔ دراصل وکاس ایک انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس (آئی اے ایس) افسر کی بیٹی کو ہراساں کرنے کے ملزم ہیں۔ یہ معاملہ اکتوبر 2017 کا ہے، جب ان کے والد بی جے پی ہریانہ یونٹ کے سربراہ تھے۔ وکاس اور ان کے دوست آشیش کمار پر چنڈی گڑھ کی ایک عدالت نے ایک سینئر آئی اے ایس آفیسر کی بیٹی کا پیچھا کرنے اور اس کے اغوا کی کوشش کا الزام عائد کیا تھا۔ وکاس برالا اس معاملے میں ضمانت پر باہر ہیں اور مقدمہ ابھی عدالت میں زیر التوا ہے۔ آئی اے ایس آفیسر کی متاثرہ بیٹی ورنیکا کنڈو نے وکاس برالا کو اے اے جی بنائے جانے پر سخت اعتراض کیا تھا۔

19 سالہ دِویا دیشمکھ بنیں شطرنج کی عالمی چمپئن

کونیرو ہمپی کو شکست دے کر رقم کی تاریخ

نئی دہلی: 19 سالہ دویا دیشمکھ نے 38 سالہ کونیرو ہمپی کو خطابی مقابلہ میں شکست دے کر فیڈے خواتین شطرنج ورلڈ کپ کی پہلی ہندوستانی چمپئن بن گئیں۔ اس ٹورنامنٹ کی تاریخ میں پہلی بار ایسا ہوا ہے کہ 2 ہندوستانی فائنل میں ایک دوسرے کے مدمقابل تھیں۔ فائنل کے شروعاتی 2 مقابلے ڈرا پر ختم ہوئے تھے، جس کے بعد ٹرائی بریکر کا سہارا لینا پڑا۔ جارجیا کے باتومی میں پیر (28 جولائی) کو کھیلے گئے فائنل کے ٹائی بریکر مقابلے میں دِویا کالے مہروں سے کھیلتے ہوئے ہمپی کو شکست دے کر چمپئن بن گئیں۔ دویا اور ہمپی کے درمیان فائنل میں زبردست ٹکر دیکھنے کو ملی۔ شروعاتی 2 مقابلوں میں دویا نے ہمپی کو بغیر کوئی موقع دیے ڈرا کھیلنے پر مجبور کیا تھا۔ اس سے میچ ٹائی بریکر میں پہنچ گیا تھا۔ پیر کو پہلا ٹائی بریکر بھی بے نتیجہ رہا اور مقابلہ دوسرے ٹائی بریکر میں پہنچا۔ اخیر میں ہمپی نے ایک غلطی کر دی اور دویا کو ان پر دباؤ بنانے کا موقع مل گیا۔ جب اخیر کے کچھ سکینڈ رہ گئے تھے تو ہمپی نے 'ریزائن' کر دیا اور اس طرح دِویا نے فتح حاصل کر لی۔ جب آخری کے کچھ سکینڈ بچے تھے تو لائیو میچ دیکھ رہے ہندوستان کے عظیم شطرنج کھلاڑی اور سابق عالمی چمپئن وشوناتھ آنند نے کہا کہ "ہمپی نے بڑی غلطی کی ہے، جس کی وجہ سے دِویا کو سبقت مل گئی ہے اور اس کا 19 سالہ کھلاڑی نے بخوبی فائدہ اٹھایا۔" جیت کے بعد دویا جذبات پر قابو نہیں رکھ سکیں اور ماں کو گلے لگا کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑیں۔ اس جیت کے ساتھ ہی دویا گرینڈ ماسٹر بھی بن گئیں۔ اس سے قبل ان کے پاس انٹرنیشنل ماسٹر کا خطاب تھا۔ ساتھ ہی انہوں نے آئندہ سال ہونے والے کینڈیڈیٹ شطرنج کے لیے بھی کوالیفائی کر لیا ہے۔ کینڈیڈیٹ شطرنج کے فاتح کو عالمی چمپئن کو ٹکر دینے کا موقع ملتا ہے۔ میچ کے بعد دویا نے کہا کہ "میں اب تک اس جیت پر یقین نہیں کر پا رہی ہوں۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ قسمت سے ممکن ہو پایا ہے کہ مجھے اس طرح سے گرینڈ ماسٹر کا خطاب ملا۔ اس ٹورنامنٹ سے قبل تک میرے پاس اس ٹورنامنٹ کی رول تک پہنچ سکی نہیں تھی۔" وہ مزید کہتی رہیں کہ "یقینی طور پر اس جیت کی میری زندگی میں کافی اہمیت ہے۔ یہ تو ابھی شروعات ہے، مجھے مزید کامیابیاں حاصل کرنی ہیں۔"

ایکناتھ شندے کے ذریعے ڈانس بار کے دفاع پر ہرش وردھن سپکال کی سخت تنقید

خود کو 'لاڈلی بہنوں کا بھائی' کہہ کر ووٹ مانگنے والے کس منہ سے 'ڈانس بار' ثقافت کا دفاع کر رہے ہیں؟

ممبئی: مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہرش وردھن سپکال نے آج بی جے پی اتحاد کی حکومت اور خاص طور پر نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے پر سخت حملہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ مہاراشٹر میں جو حکومت برسرِ اقتدار ہے وہ ریاست پر ایک بدنما داغ ہے۔ صرف اقتدار میں رہنے کی ہوس میں ان لوگوں نے تمام اخلاقی اور سماجی حدود پار کر دی ہیں۔ سپکال نے کہا کہ سابق وزیر اعلیٰ اور موجودہ نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے جس بے شرمی کے ساتھ وزیر مملکت برائے داخلہ یوگیش کدم کے ڈانس بار کا دفاع کیا ہے، وہ نہ صرف شرمناک ہے بلکہ اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ یہ حکومت اخلاقی طور پر مکمل دیوالیہ ہو چکی ہے۔ ہرش وردھن سپکال نے کہا کہ ممبئی کے کاندیولی علاقے میں 'ساولی' نامی جو ڈانس بار چل رہا تھا، وہ یوگیش کدم کی والدہ کے نام پر رجسٹرڈ ہے۔ اس ڈانس بار پر پولیس نے باقاعدہ چھاپہ مارا اور ایف آئی آر میں کئی اصولوں کی خلاف ورزی درج کی گئی۔ خود یوگیش کدم کے والد اور سابق وزیر رام داس کدم نے بھی اس ڈانس بار کو اپنی بہو کے نام پر ہونے کی بات تسلیم کی ہے۔ ایسے میں ایکناتھ شندے جیسے سینئر لیڈر کا اس ڈانس بار کا دفاع کرنا نہایت شرمناک ہے۔ سپکال نے سوال کیا کہ جو شخص 'ہندوتو' کے نام پر سیاست کرتا ہے، وہ یہ بتائے کہ لڑکیوں سے رقص کروانا کون سے ہندوتوا کا حصہ ہے؟ یہ کیسا ترقی کا ماڈل ہے اور کس کے لیے یہ ترقی ہے؟ سپکال نے کہا کہ ایکناتھ شندے نے یہ کہہ کر کہ 'جو کانگریس کے اشارے پر ناچتے ہیں، انہیں ڈانس بار پر بولنے کا حق نہیں'، اپنی سچائی خود بیان کر دی۔ حقیقت یہ ہے کہ ایکناتھ شندے خود بی جے پی کے اشاروں پر کٹھ پتلی بنے ہوئے ہیں۔ سپکال نے یاد دلایا کہ کانگریس اتحاد کی حکومت کے دوران وزیر اعلیٰ ولاس راؤ دیشمکھ کی قیادت میں اُس وقت کے وزیر داخلہ آر آر پاٹل نے ہی ریاست میں ڈانس بارز پر پابندی عائد کی تھی۔ اس لیے شندے کو کانگریس پر بولنے سے پہلے کم از کم تھوڑی سی تحقیق ضرور کرنی چاہیے تھی۔ ہرش وردھن سپکال نے سوال کیا کہ جو لیڈر خود کو 'لاڈلی بہنوں کا بھائی' کہہ کر ووٹ مانگتے ہیں، وہ کس منہ سے ان ہی بہنوں کے گھروں کو برباد کرنے والی 'ڈانس بار' جیسی فرسودہ ثقافت کا دفاع کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ یوگیش کدم جیسے وزیر کو فوری طور پر کابینہ سے برطرف کیا جانا چاہیے اور وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس کو بھی ایکناتھ شندے کے اس بیان پر وضاحت دینی چاہیے۔

کرناٹک: ریمونا پریرا نے 7 روز میں 170 گھنٹے بھرت ناٹیم کر بنایا عالمی ریکارڈ

منگلور کی طالبہ ریمونا پریرا نے مسلسل 170 گھنٹے بھرتناٹیم کر کے عالمی ریکارڈ قائم کیا ہے۔ منگلور کے سینٹ ایلوسیس کالج کی گریجویشن کی آخری سال کی طالبہ ریمونا کا نام اب 'گولڈن بک آف ورلڈ ریکارڈس' میں درج ہو گیا ہے۔ ریمونا نے کالج کے رابرٹ سکویرا ہال میں بھرت ناٹیم کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے مسلسل 7 دنوں تک دن و رات بھرت ناٹیم کیا۔ مسلسل بھرت ناٹیم کرنے کا گزشتہ ریکارڈ 127 گھنٹے کا تھا، اب مسلسل 170 گھنٹے بھرت ناٹیم کر کے ریمونا پریرا نے عالمی سطح پر ایک بڑی کامیابی حاصل کر لی ہے۔ واضح ہو کہ ریمونا گزشتہ 13 سالوں سے بھرت ناٹیم کی مشق کر رہی ہے۔ انہوں نے بھرت ناٹیم میں کئی ریکارڈ قائم کیے ہیں۔ وہ روزانہ 5 سے 6 گھنٹے تک بھرت ناٹیم کی مشق کرتی ہیں۔ انہوں نے اپنی تعلیم کے ساتھ ساتھ بھرت ناٹیم کو بھی مساوی ترجیح دی ہے۔ ریمونا نے گولڈن بک آف ورلڈ ریکارڈ کے افسران موجودگی میں بھرتناٹیم کیا۔ 7 دنوں تک چلے اس بھرت ناٹیم کو کیمرے میں ریکارڈ کیا گیا۔ ریمونا کی اس کامیابی کو کالج انتظامیہ، اساتذہ اور ہم جماعتوں کی پوری حمایت حاصل رہی۔ ہم جماعتوں نے ریمونا کی اس کامیابی پر کافی خوشی کا اظہار کیا ہے۔

مانسون سیل
خصوصی آفر

کتان پیور ورک شالو

-/4,000 تا 6,000 صرف -/1990
-/6100 تا -/9000 صرف -/2590
-/9100 تا -/13000 صرف 3990
13100 تا -/16000 صرف 4990

بنگلور ریشمی ورک

-/6500 تا 7000 صرف -/1500
7100/- تا -/10000 صرف -/2100
-/10،100 تا -/12000 صرف -/3000
-/12,100 تا -/16000 صرف -/4000
16,100 تا -/20000 صرف -/5500
20,100 تا -/25000 صرف -/6500

کلکتہ ورک

-/1000 تا -/1500 صرف -/ 450
-/1550 تا -/2000 صرف -/600
-/2050 تا -/3000 صرف -/7000
-/3050 تا -/4000 صرف -/900
-/4050 تا -/5000 صرف -/1000
-/5050 تا -/6500 صرف -/1100
-/6600 تا -/8000 صرف 1300
-/8050 تا -/10000 صرف 1500
-/10,100 تا 13500 صرف -/2500

بنگلورو سلک ورک

-/1650 تا -/2100 صرف -/700
-/2200 تا -/4000 صرف -/1000

سورت ساڑی پر 60 تا 70 فیصد ڈسکاؤنٹ

گھاگرا 70% آفر

کناوار کلاتھ سنٹر
گرونانک مارکیٹ
ہنومان ٹیکڑی، ناندیڑ

روزنامہ ورقِ تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
29 July 2025

بس ایک روٹی تو مانگی تھی!!

تحریر: جاوید اختر بھارتی
موبائل: 8299579972

صبح کا سورج نمودار ہوا سارے لوگ اپنے کاموں میں مصروف ہیں، دکاندار گراہک کے ساتھ خرید وفروخت میں لگا ہوا ہے، آفس میں جو جس درجے وشعبے کا ذمہ دار ہے وہ اپنی ذمہ داری نبھا رہا ہے مدارس کے اندر درس و تدریس کا فریضہ انجام دیا جارہا ہے روڈ پر ٹریفک پولیس اپنا فرض نبھارہی ہے دوپہر کا وقت ہوگیا کوئی دوپہر کا کھانا کھا رہا ہے تو کوئی کھانا کھا کر آرام کررہا ہے شہر میں اونچی اونچی بلڈنگیں ہیں پوری آبادی میں دوپہر کا سناٹا چھایا ہوا ہے ایک فقیر ہے جو پوری آبادی میں صدائیں لگا رہا ہے کہ ہے کوئی ہاتھ اونچا کرنے والا، ہے کوئی اللہ کا بندہ جو اس فقیر کو کھانا کھلا دے، ہے کوئی اللہ کا بندہ جو اس بے سہارے کا سہارا بن جائے۔ میں ایک فقیر ہوں، تن تنہا ہوں، اس دنیا میں میرا کوئی نہیں،، بیٹی اور بیٹا بھی نہیں، پوتی اور پوتا بھی نہیں، بھائی اور بھتیجا بھی نہیں، رہنے کے لئے مکان نہیں، سونے کے لئے بستر نہیں، اوڑھنے کے لئے چادر نہیں بس میرے پاس جو کچھ ہے وہ میرے جسم پر ہے یہی میرا کل سرمایہ ہے، یہی میری کل پونجی ہے، میرے پاس دولت نہیں، میرے پاس زمین جائداد نہیں۔ مجھے بھی کبھی کبھی احساس ہوتا ہے کہ کاش میرے پاس بھی دولت کی فراوانی ہوتی، رہنے کے لئے عالیشان مکان ہوتا، چلنے کے لئے کار ہوتی تو سماج و معاشرے میں میری بھی ایک پہچان ہوتی، مختلف تقاریب میں مجھے بھی مدعو کیا جاتا، میرا بھی استقبال کیا جاتا جب میں یہ سوچتا ہوں تو دماغ میں مختلف خیالات اور وسوسے آتے ہیں سانسیں تھمنے لگتی ہیں، چہرے پر اداسی چھا جاتی ہے، آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں لیکن پھر بھی میں خود ہی اپنے آپ کو ڈھارس بندھاتا ہوں اور خود کو سنبھالتا ہوں۔ پھر میرے دل سے آواز آتی ہے کہ آدمی مسافر ہے آتا ہے اور جاتا ہے چلتی کا نام گاڑی ہے اور رک جائے تو لوہا ہے، تو اپنا دل چھوٹا نہ کر رکشے پر بیٹھنے والا ہو یا رکشا چلانے والا ہو، جھگی جھوپڑی میں رہنے والا ہو یا شیش محل میں رہنے والا ہو، بادشاہ ہو یا فقیر، راجہ ہو یا رعایا، امیر ہو یا غریب، گورا ہو یا کالا، شہری ہو یا دیہاتی سب کو ایک دن مرنا ہے سب کو اسی مٹی میں دفن ہونا ہے۔ محلوں میں رہنے والا بھی محل چھوڑ کر قبر میں جائے گا جو کھا کھا کر مرے گا وہ بھی قبر میں جائے گا اور جو بھوکا پیاسا مرے گا وہ بھی قبر میں جائے گا،، دنیا میں جتنا چاہے اچھل کود لے، جتنا چاہے سیر وتفریح کرلے لیکن سچائی یہی ہے کہ ہر راستہ گھوم پھر کر قبرستان ہی کی طرف جاتا ہے بس تو اپنے سے کمزوروں کو دیکھ جینے کا حوصلہ ملے گا کیونکہ تیرے پاس دو آنکھیں ہیں کسی کے پاس آنکھیں نہیں، تیرے پاس آنکھیں بھی ہیں اور روشنی بھی کسی کے پاس آنکھیں ہیں تو روشنی نہیں، تیرے پاس ہاتھ ہیں تو کسی کے پاس ہاتھ نہیں، تیرے پاس پاؤں ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جن کے پاس پاؤں نہیں،، دنیا میں صحت مند ہیں تو بیمار بھی ہیں، دشمن ہیں تو دوست بھی ہیں، تنقید کرنے والے ہیں تو تعریف کرنے والے بھی ہیں پوری دنیا ایسے ہی ہے جیسے ریل کا سفر،، ایک جگہ سے بن کر چلتی ہے اور ایک جگہ پر سفر مکمل ہوتا ہے پھر وہ اس سے آگے نہیں بڑھتی اس پر سوار مختلف مقامات پر بیچ بیچ میں اترتے رہتے ہیں اور جہاں سفر مکمل ہوتا ہے وہاں سب اتر جاتے ہیں اسی طرح آئے دن لوگ مرتے رہتے ہیں اور پیدا بھی ہوتے رہتے ہیں لیکن ایک دن ایسا آئے گا کہ پیدا کوئی نہیں ہوگا بلکہ اس دن سب کو موت کے گھاٹ اترنا ہوگا۔ سب کا مالک اللہ ہے سب کا خالق اللہ ہے دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا آدمی چودھری اپنی زندگی ایک منٹ بڑھا نہیں سکتا، اپنی اور دوسرے کی تقدیر بدل نہیں سکتا ان سب خصوصیات کا مالک اللہ ہے اسی کے قبضہ قدرت میں سب کچھ ہے وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا بغیر اس کی مرضی کے ایک ذرہ بھی ادھر سے اُدھر نہیں ہوسکتا تو بھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات پر بھروسہ رکھ وہی رزاق ہے ایک پرندہ صبح سے شام تک سیر وتفریح کرتا ہے اڑتا پھرتا ہے اور شام کو جب اپنے گھونسلے میں واپس آتا ہے تو اس کے منہ میں اس کے بچوں کی خوراک ہوتی ہے دنیا کا کوئی انسان اس پرندے سے نہیں کہتا ہے کہ تو اپنی چونچ میں اپنے بچوں کے لئے کچھ لے کر جا پرندوں کو یہ صلاحیت اللہ نے عطا فرمائی ہے تو بھی اسی پروردگار سے لو لگا وہ تجھے بھی رزق عطا فرمائے گا۔ آخر کار بھوکا فقیر صدائیں لگاتے لگاتے ایک بڑی اونچی بلڈنگ کے قریب پہنچتا ہے دروازے پر کنڈی کھٹکھٹا کر آواز دیتا ہے کہ تمہیں اللہ کا واسطہ بھوکے فقیر کو بھی روٹی کھلادو،، اس بلڈنگ میں رہنے والے بہت دولت مند تھے فقیر نے آواز لگائی تو اس بلڈنگ کی بالائی چھت سے ایک شخص نے روٹی پھینکی جب روٹی زمین پر گری تو کئی ٹکڑے ہوگئی اور روٹی کے ٹکڑے کچھ دور تک پھیل گئے فقیر بیچارہ روٹی کے ٹکڑے کو ایک جگہ جمع کیا اور صاف کر کے کھایا اور کھانے بعد کہتا ہے کہ اللہ تمہارے اہل وعیال کو ہر آفت و بلا سے محفوظ فرمائے اور خوب خیر وبرکت کا نزول فرمائے۔ بلڈنگ کے بالائی چھت سے جب روٹی کا ٹکڑا پھینکا تو پھینکنے والے کا باپ اپنی آنکھوں سے دیکھا، فقیر کو روٹی کا ٹکڑا اکٹھا کرتے ہوئے دیکھا اور صاف کر کے کھاتے ہوئے بھی دیکھا فقیر نے جب دعائیں دیں تو آواز اس کے کانوں تک پہنچی وہ بے چین ہوا نیچے اتر کر آیا فقیر سے معافی مانگی پھر گھر میں داخل ہوا تو بیٹے کو بہت ڈانٹا پھٹکارا اور گھر میں کہدیا کہ اس کو کھانا کوئی نہیں دے گا اسے میں کھانا دونگا۔ دوسرے دن دوپہر کا کھانا سب نے کھا لیا بس ایک بیٹا ابھی کھانا نہیں کھایا تھا، باپ اس کو کھلانے کے لئے کھانا اس کے کمرے میں لے گیا دسترخوان پر سب کچھ رکھ دیا اور روٹی اپنے ہاتھوں میں لے کر کمرے کے دروازے پر کھڑا ہوگیا بیٹا کہتا ہے کہ روٹی تو ہے ہی نہیں آخر میں کیسے کھانا کھاؤں گا تب باپ نے روٹی کے چار ٹکڑے کر کے ایک ٹکڑا بیٹے کے سامنے پھینک دیا،، پھر بیٹے نے روٹی مانگی تو پھنک کر دیا چوتھی بار جب باپ نے روٹی کا ٹکڑا پھینکا تو بیٹا کہتا ہے کہ ابو آپ میرے ساتھ ایسا سلوک کیوں کر رہے ہیں تو باپ نے جواب دیا کہ اس لئے کہ تجھے معلوم ہوسکے کہ روٹی پھینک کر دینے اور کسی کو ذلیل وخوار کرنے کا انجام کیا ہوتا اور جس کے ساتھ یہ سلوک ہوتا ہے اس پر کیا گزرتی ہے۔ آخر تجھے دولت کا گھمنڈ کیوں ہے ابھی تو ایک پھوٹی کوڑی کا بھی مالک تو نہیں میں ہوں،، ذرا سینے پر ہاتھ رکھ کر غور کر وہ فقیر اتنی ذلت ورسوائی کے بعد ڈھیر ساری دعائیں دے کر گیا اور تو روزانہ کھاتا ہے لیکن کیا کبھی دعائیں دیں؟ کبھی نہیں،، آخر کس بات کا تجھے گھمنڈ ہے دونوں ہاتھوں سے دولت بٹورنے والا خالی ہاتھ قبرستان جاتا ہے سکندر ذوالقرنین خالی ہاتھ قبرستان گیا،، تو بھی ایک دن قبرستان جائے گا، مرنے کے بعد وہ فقیر جھگی جھوپڑی میں نہ رہ کر قبرستان جائے گا تو یاد رکھ مرنے کے بعد اس عالیشان محل میں تو بھی نہیں رہے گا تجھے بھی مر کر قبرستان ہی جانا ہے،، تو انسان تو ہے مگر تیرے اندر انسانیت نہیں ہے، تیرے پاس دل تو ہے لیکن تیرے دل میں غریبوں کی عزت و ہمدردی نہیں ہے،، اس فقیر کی کوئی مجبوری ہوگی بس ایک روٹی کا ہی تو سوال کیا تھا تو نے اسے روٹی بھی دی تو حقارت بھرے انداز میں، تو نے اسے روٹی تو دی مگر اس کی غربت کا مذاق اڑا کر، تو نے اسے روٹی تو دی مگر اس کی عزت کی دھجیاں اڑا کر،، یاد رکھنا جس کے اندر اخلاق نہیں اس کے کچھ بھی نہیں، جس کے اندر احساس نہیں اس کے اندر کچھ نہیں۔ آج سے توبہ کر اپنے گناہوں کی اللہ تبارک وتعالیٰ سے معافی مانگ، اپنے سے بڑوں کی عزت کرنا سیکھ، چھوٹوں سے پیار ومحبت اور شفقت سے پیش آنا سیکھ ہاتھ اللہ نے عطا کیا ہے سخاوت کے لئے، پاؤں دیا ہے راہ صداقت کے لئے، دل دیا ہے تجھے ایمان کی دولت کے لئے ہر نظر ہو تیری نظارۂ الفت کے لئے دل بیتاب رہے اللہ و رسول کی اطاعت کے لئے تب تجھے جینے کا مزا آئے گا اور مرنے کے بعد یہی اعمال ساتھ جائے گا۔

سیاسی بیداری، وارڈ رچنا اور مسلمانوں کی نمائندگی: وقت کا اہم تقاضہ

عقیل خان بیاولی
موظف پرنسپل جلگاؤں

ہندوستان کا جمہوری نظام عددی طاقت پر مبنی ہے۔ مگر جب یہ عددی طاقت تنظیمی بصیرت، منصوبہ بندی اور حکمت عملی سے محروم ہو تو یہ طاقت بکھر کر بے اثر ہو جاتی ہے۔ ملک میں مسلم آبادی کا تناسب تقریباً 15 فیصد سے زیادہ ہے لیکن سیاسی میدان میں مسلمانوں کی نمائندگی کا فیصد ہمیشہ غیر متوازن اور افسوسناک حد تک کمزور رہا ہے۔ اس صورتحال کی کئی وجوہات ہیں جن میں سب سے اہم ووٹ بینک کا منتشر ہونا اور وارڈ رچنا کی سیاسی چالاکیاں شامل ہیں۔

ووٹ بینک کی بکھری ہوئی تصویر:

مسلمانوں کے ووٹ بینک کو ہمیشہ سے ایک بڑی طاقت سمجھا جاتا ہے لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ یہ طاقت کبھی متحد ہو کر سامنے نہیں آتی۔ سیاسی پارٹیاں عموماً مسلمانوں کے ووٹ کو تقسیم کرنے کی دانستہ کوشش کرتی ہیں تاکہ ان کا ووٹ فیصلہ کن حیثیت نہ اختیار کر سکے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کے ووٹ کا استعمال اکثر دوسروں کے حق میں ہوتا ہے، جبکہ ان کی اپنی نمائندگی کمزور رہتی ہے۔

وارڈ رچنا: خاموش سیاسی سازش:

وارڈ رچنا (Delimitation) کا عمل، جو کہ بظاہر تکنیکی نوعیت کا ہوتا ہے، درحقیقت اقتدار کے ایوانوں میں بیٹھے سیاسی منصوبہ سازوں کے ہاتھوں ایک ایسا ہتھیار بن جاتا ہے جو مسلم ووٹ بینک کو کمزور کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ مسلم اکثریتی علاقوں کو دانستہ طور پر مختلف وارڈز میں تقسیم کر دینا یا ایسے علاقوں کو ضم کر دینا جہاں ان کا اثر محدود ہو جائے، یہ سب خاموشی کے ساتھ جاری رہنے والی ایک سیاسی چالاکی ہے جس سے مسلمانوں کی نمائندگی پر ضرب پڑتی ہے۔

حقیقی راستہ: منظم حکمت عملی اور اخلاص:

ماہرین جیسے وسیم ساگر کی گفتگو یہ واضح کرتی ہے کہ صرف تعداد کافی نہیں، بلکہ حکمت عملی کے ساتھ تعداد کو طاقت میں بدلنے کی ضرورت ہے۔ مسلمانوں کو اپنی سیاسی موجودگی کو مضبوط بنانے کے لیے وارڈ رچنا کی تکنیکی پیچیدگیوں کو سمجھنے، تنظیمی ڈھانچے کو مضبوط کرنے اور انتخابی عمل کے ہر مرحلے پر منصوبہ بندی کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر وارڈ کی حد بندی، ووٹر لسٹ کی درستگی، امیدواروں کے انتخاب اور پولنگ کے دن کے لیے جامع حکمت عملی ترتیب دینا ہی وہ عملی اقدامات ہیں جن کے ذریعے مسلمان اپنی سیاسی حیثیت کو مؤثر بنا سکتے ہیں۔ صرف جذباتی نعروں اور وقتی جلسوں سے سیاسی طاقت حاصل نہیں ہوتی، بلکہ زمینی سطح پر مسلسل محنت، نظم وضبط اور اجتماعی شعور کی بیداری سے ہی تبدیلی ممکن ہے۔

قومی سطح پر قیادت سازی کی ضرورت:

اس وقت ملت اسلامیہ ہند کو ایسی قیادت کی ضرورت ہے جو نہ صرف انتخابی سیاست کی باریکیوں سے واقف ہو بلکہ سماجی و تعلیمی میدان میں بھی اس کی جڑیں مضبوط ہوں۔ انتخابات کے وقت ابھرنے والے وقتی لیڈران قوم کی دائمی نمائندگی نہیں کر سکتے۔ قیادت سازی کا عمل دیرپا اور زمینی سطح پر ہونا چاہیے۔

نتیجہ: بیداری، تنظیم، اور مستقل مزاجی ہی نجات کا راستہ:

مسلمانوں کے لیے یہ وقت کا اہم ترین تقاضہ ہے کہ وہ اپنی سیاسی بیداری کو صرف تقریروں اور نعروں تک محدود نہ رکھیں بلکہ وارڈ رچنا، ووٹر لسٹ، اور انتخابی حکمت عملی جیسے تکنیکی امور پر مہارت حاصل کریں۔ جب تک ہم سیاسی عمل کے ہر مرحلے میں اپنی تنظیمی قوت کے ساتھ نہیں اتریں گے، ہمارا ووٹ بینک دوسروں کے لیے سیڑھی اور ہمارے لیے صرف ایک خواب ہی رہے گا۔ اگر ملت نے اپنی صفوں کو منظم کر لیا تو وہ دن دور نہیں جب ہماری نمائندگی صرف خانہ پُری نہیں بلکہ بااختیار اور فیصلہ کن حیثیت اختیار کرے گی۔

مظہر علی اسد علی کا اِنتقال پر ملال

ناندیڑ: 28/جولائی: انتہائی افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ مظہر علی اسد علی عمر (43) سال کا آج 28 جولائی کو صبح 8 بجے کے قریب مختصر سی علالت کے بعد ممبئی کے جے جے اسپتال میں علاج کے دوران انتقال ہوگیا ہے۔ مرحوم کی نماز جنازہ 29 جولائی بروز منگل صبح دس بجے مسجدِ عابدین نئی آبادی میں ادا کی جائے گی اور اُسی سے متصل قبرستان میں تدفین عمل میں آئے گی۔ پسماندگان میں اہلیہ، دو بیٹے سمیت والد، والدہ، چار بھائی اور دو بہن ہے۔ مرحوم اسد علی عرف مَنّو بھائی مالک منور ہوٹل، اسٹیشن روڈ کے چھوٹے لڑکے تھے۔ مرحوم کا جنازہ ٹھیک 9 بجے اُنکے مکان اتوارہ، بکرا مارکٹ سے نکلے گا۔

راہ نما ——— مبارک کاپڑی

نوجوانو! تضیع اوقات پر آمادہ کرنے والے عناصر کا ادراک یقینی کامیابی کی ضمانت ہے

بے یقینی، ٹائم ٹیبل سے متعلق:

بڑوں سے چھوٹوں تک جو جو ٹائم مینجمنٹ کے امتحان میں مسلسل فیل ہوتے رہتے ہیں اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ ٹائم ٹیبل کی اہمیت کو جانتے ہیں مگر مانتے نہیں (جاننے اور ماننے میں ایک واضح فرق ہے)۔ اب اس ضمن میں ہمارے طلبہ کے سوال (و جواب دیکھ لیجیے): (۱) کیا ٹائم ٹیبل بنانے سے پڑھائی وغیرہ پر فرق پڑتا ہے؟ (جواب) عجیب ہے کہ طلبہ یہ سوال کرتے ہیں جو یہ مشاہدہ کرتے رہتے ہیں کہ ان کے ایک تعلیمی سال کی حقیقت یہ ہے کہ ۳۶۵ دِنوں میں صرف ۱۹۴ دن پڑھائی ہوتی ہے یعنی صرف پونے سات مہینے؟ ان پونے سات مہینوں میں کم وبیش آٹھ مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ کئی تعلیمی و نیم تعلیمی سرگرمیاں جیسے اسپورٹس، گیدرنگ وغیرہ بھی عمل میں آتی ہیں۔ یہ صرف اس لیے ممکن ہوتا ہے کہ اسکول میں ایک ٹائم ٹیبل ہوتا ہے یہ اُسی کا جادو ہے کہ اتنے کم عرصے میں اتنی ساری نصابی وغیر نصابی سرگرمیاں بڑی خوش اسلوبی سے پوری ہوتی ہیں۔ (۲) ٹائم ٹیبل بنانے کے لیے ٹائم کہاں ہے؟ (جواب) یہ کہنے والا تو انتہا درجے کا کاہل، لاپرواہ اور غیر ذمہ دار ہوگا کہ وہ ٹائم ٹیبل بنانے کی زحمت ہی نہیں کرتا۔ مزید یہ کہ کسی دن کا ٹائم ٹیبل مرتّب کرنے میں صرف ۵ منٹ درکار ہوتے ہیں اور ان پانچ منٹ کی وجہ سے آپ تین گھنٹے، پانچ گھنٹے یکسوئی سے پڑھائی کر سکتے ہیں۔ (۳) کتنی ہی کوشش کروں ٹائم ٹیبل کامیاب ہی نہیں ہوتا۔ (جواب) ہم سبھی کچّی مٹّی کے بنے ہیں اس لیے ٹائم ٹیبل شاید ہی کسی کا پورا کامیاب ہوتا ہے۔ ٹائم ٹیبل پہلے پہلے ۵۰ فیصدی کامیاب ہوگا مگر ٹائم ٹیبل بناتے رہیے۔ پھر ۶۰ فیصد، ۷۰ فیصد...... امتحان کے دِنوں میں بھی آپ کا ٹائم ٹیبل ۸۰ تا ۸۵ فیصد سے زیادہ کامیاب نہیں ہوگا مگر اتنے کامیاب ٹائم ٹیبل کا مالک ریاست بلکہ مُلک بھر کا ٹاپر بھی ہوسکتا ہے۔ یقینی کامیابی کے لیے روزانہ کا ٹائم ٹیبل ضروری نہیں بلکہ لازمی ہے۔

کھیل کھیلو، مگر جُواھر گز نہیں

آج خصوصاً ایشیا میں وقت ضائع کرنے کا ایک بڑا ذریعہ کرکٹ بن گیا ہے۔ اس کھیل کو دیکھنے والے، سننے والے یا اس پر بحث کرنے والوں میں سے ۹۵ فیصد لوگوں کا دُور دُور تک اس کھیل سے کوئی تعلق نہیں ہوتا یا اُنھیں یہ بھی علم نہیں ہوتا کہ کرکٹ کی گیند کا وزن کتنا ہوتا ہے یا وِکٹ کی اونچائی کتنی ہوتی ہے۔ ان میں سے اکثر افراد (خصوصاً طلبہ) محض زندگی سے فرار حاصل کرنے کے لیے کرکٹ کے میچ دیکھتے ہیں، ایسے افراد کو یہ شکایت رہتی ہے کہ پورا سال ٹورنامنٹ کیوں نہیں چلتے؟ ایسے لوگ آئرلینڈ اور اسکاٹ لینڈ کی میچ دیکھنے کے لیے بھی دفتر سے جلدی لوٹتے ہیں اور ہندوستان کی کسی ہاری ہوئی میچ کو دن بھر ٹی وی پر پوری پوری دیکھنے کے بعد بھی رات میں ٹی وی پر اس کی جھلکیاں اِس اُمیّد سے دیکھتے ہیں کہ شاید انڈیا جیت جائے۔ ویسے بھی آج کرکٹ کی نوعیت کھیل کی رہی نہیں۔ اب بدبختی سے یہ بڑی انڈسٹری اور میچ فکسنگ وغیرہ کی وجہ سے لگ بھگ ایک قسم کا جوا بھی بن گیا ہے۔ اب کرکٹ کا کھیل جُوئے کی آماجگاہ بلکہ چراہ گاہ بن چکا ہے۔ اس میں کچھ کھلاڑی اس درجہ بدعنوانی، بے ایمانی اور ضمیر فروشی کا ثبوت دیتے ہیں کہ کبھی کوئی کھلاڑی اپنے شرٹ کا کالر اوپر کر کے مخالف ٹیم کے کھلاڑی کو اِشارہ دیتا ہے اور کبھی گیند کو پینٹ پر رگڑ کر، کبھی گیند کو ہاتھ میں پکڑ کر ایسی چھوڑی جاتی ہے کہ کیمرہ میں ثبوت مل جائے کہ آسان کیچ کو چھوڑ کر 'کام' پورا ہوگیا۔ کچھ کھلاڑی کیچ آؤٹ، رَن آؤٹ یا وِکٹ آؤٹ ہی نہیں بلکہ اپنے پورے مُلک کو ناٹ آؤٹ اور گیٹ آؤٹ کر دیتے ہیں۔ ہمارے نوجوانوں کو کرکٹ اس لیے بھی بھاتا ہے کہ وہ کرکٹ کے کھلاڑی کو ملنے والے معاوضے، اُن کو ملنے والے اشتہارات، پبلسٹی وغیرہ سے کافی متاثر ہوتے رہتے ہیں۔ ان افراد کی اپنی کامنٹری بھی چلتی رہتی ہے اور اپنے 'قیمتی' مشوروں سے نوازنے میں وہ ہمیشہ مصروف رہتے ہیں۔ تین گھنٹے کی کسی میچ پر تین دن یا تین ہفتے بھی تبصرہ ہوتے رہتا ہے۔ نوجوانو! آج اس ملک میں کرکٹ ایک ایسا نشہ بن گیا ہے کہ اس میں وقت صرف ضائع ہوتے رہتا ہے، اور اس کا کسی کو پتہ بھی نہیں چلتا۔

'لوگ کیا کہیں گے':

مشرقی سماج کی ایک بڑی بیماری کا نام ہے 'لوگ کیا کہیں گے'؟ گھر کے بڑوں میں یہ بیماری رائج ہے اور ایک متعدی بیماری کی طرح سے یہ بچّوں میں بھی پھیل جاتی ہے۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ گھر کے سبھی بڑے بزرگ ہمہ وقت 'لوگ کیا کہیں گے'؟ بیماری کا شکار ہیں۔ گھر خرید رہے ہیں، فرنیچر خرید رہے ہیں حتّی کہ جوتے خرید رہے ہیں تب بھی 'لوگ کیا کہیں گے'؟ نامی ذہنی مرض ذہن پر طاری رہتا ہے۔ بدقسمتی سے طلبہ اس بیماری کا بہت جلد شکار ہوجاتے ہیں۔ کون سا کالج، کون سا کورس، کون سا کریئر ہر فیصلہ صرف یہ سوچ کر کرتے ہیں کہ 'لوگ کیا کہیں گے'؟ کبھی کسی کریئر کے انتخاب میں غلطی ہوئی ہو تب بھی کورس یا فیکلٹی میں تبدیلی کرنے کے بجائے 'لوگ کیا کہیں گے'؟ کا شکار ہو کر اُسی کورس میں وقت گزاری کرتے رہتے ہیں۔ دراصل وہ یہ نہیں سمجھتے کہ 'لوگ کیا کہیں گے'؟ نام کی بیماری تنظیم وقت کی ایک بڑی دشمن ہے اور وہ ہمارے یہاں اعصاب پر اس طرح سوار رہتی ہے کہ دن، مہینے، سال کب ضائع ہوتے ہیں پتہ ہی نہیں چلتا۔ یہی نہیں وہ اپنی زندگی کی سمتوں کو دوسروں کے نکتہ نظر سے تبدیل کرتے رہتے ہیں۔ ان میں استقامت کی بڑی کمی ہوتی ہے اور 'لوگ کیا کہیں گے'؟ کا خیال اُنھیں کہیں کا نہیں رکھتا۔

مائناریٹی ہونے کا دُکھ:

کہیں ہو یا نہ ہو اِس ملک میں ہمارے نوجوانوں کے وقت کا ایک بڑا دشمن ہے: ان کے مائناریٹی میں ہونے کا احساس! فسادات، اُجڑتے لٹتے پٹتے گھر، لنچنگ، پولس کی زیادتیاں، فرقہ پرستی کے زہر میں ڈوبے ٹیلی ویژن شو اور اُنھیں چلانے والے شرپسند، جانب دار اور ہمیشہ اشتعال انگیزی میں مصروف اُن کے اینکر! یہ سب کچھ ہمارے نوجوانوں پر بڑے پیمانے پر اور بُری طرح اثر انداز ہوتے رہتا ہے۔ اور پھر وہ ایک بے یقینی صورتِ حال کا شکار ہو کر اپنے مقصد اور اپنے ہدف کو بھول جاتے ہیں اور اپنی زندگی کی سمت کو بھی۔ اور اس طرح ان کا قیمتی وقت اس دکھ میں مسلسل ضائع ہوتا رہتا ہے جس کا نام ہے مائناریٹی ہونے کا احساس! ہمارے نوجوان جب تعلیم، روزگار، انصاف کے محاذ پر شکست کے احساس کا شکار ہونا شروع ہوجاتے ہیں تب وہ دراصل مایوسی و یاسیت کو اپنے اوپر حاوی ہونے دیتے ہیں اور پھر ان کو وقت، گھڑی، تنظیم وقت وغیرہ کا کچھ خیال رہتا ہی نہیں۔ اس ضمن میں ہمارے نوجوانوں کو یاد یہ رکھنا ہے کہ کئی ملکوں میں مائناریٹی ہونا کامیابی کا باعث بنا ہے۔ مائناریٹی کے وہ افراد وسائل کی کمی کا شکار رہے البتّہ کمی کے اس احساس نے ان کے عزائم کو پختہ کر دیا۔ نوجوانو! اس ضمن میں آپ کو مزید ریسرچ کرنے کی ضرورت نہیں کہ تعصّب نامی بیماری کا علاج صرف یہ ہے کہ کسی ملک (بشمول بھارت) میں اگر اکثریتی فرقے کا ایک طالب علم روزانہ ۶ گھنٹے اپنی پڑھائی، حصول علم و ہنر، شخصیت سازی و زندگی سازی میں صرف کرتا ہے تو ''چونکہ ہم مائناریٹی میں ہیں'' اس لیے ہمیں اس ضمن میں روزانہ ۱۰ گھنٹے گزارنے ہیں۔ جی ہاں! ''چونکہ ہم مائناریٹی میں ہیں'' یہ خیال ہماری طاقت بننا چاہیے اور ہماری مثبت پیش قدمی کا باعث بھی، تعصب و'ہم مائناریٹی......' نام کی بیماریوں کو اعصاب پر سوار کر کے زندگی کی بازی جیتی نہیں جاسکتی!

پروفیسر خواجہ اکرام الدین: اردو زبان کا عالمی سفیر

(اردو زبان کے فروغ میں نمایاں کردار ادا کرنے والے محقق، استاد، اور ڈیجیٹل جہد کار کی علمی خدمات کا جائزہ)

تحریر: ابوشحمہ انصاری
سعادت گنج، بارہ بنکی

اردو زبان کی دنیا میں چند ایسے نام ہیں جنہوں نے قومی حدود سے نکل کر بین الاقوامی سطح پر اپنی زبان، تہذیب اور ادب کا پرچم بلند کیا۔ انہی ممتاز شخصیات میں ایک معتبر نام خواجہ محمد اکرام الدین کا بھی شامل ہے، جنہوں نے اردو زبان و ادب کو نہ صرف علمی سطح پر نئی جہتوں سے روشناس کرایا بلکہ اس کے بین الاقوامی فروغ کے لیے عملی اقدامات بھی کیے۔ جھارکھنڈ کے ضلع گریڈیہہ میں پیدا ہونے والے خواجہ اکرام الدین نے ہائی اسکول، انٹر اور بی-اے آنرس تک کی تعلیم پٹنہ سے حاصل کی۔ بعد ازاں وہ جواہر لعل نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہیں اردو کے استاد مقرر ہوئے۔ وہ نہ صرف ایک ماہر لسانیات اور محقق ہیں بلکہ ادارہ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان (NCPUL) کے ڈائریکٹر کی حیثیت سے بھی نمایاں خدمات انجام دے چکے ہیں۔ تعلیم و تحقیق کی دنیا میں ان کا دائرہ عمل وسیع ہے۔ وہ نہ صرف اردو کے محقق اور نقاد ہیں بلکہ متعدد تحقیقی منصوبوں کے نگران بھی رہ چکے ہیں۔ کئی بین الاقوامی کانفرنسوں میں شرکت کے ساتھ ساتھ انہوں نے اردو زبان کی بین الاقوامی شناسائی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ان کی تحریریں صرف ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ پاکستان، خلیج، یورپ اور امریکہ جیسے خطوں میں بھی پڑھا اور سراہا جاتا ہے۔ ادبی خدمات کے اعتبار سے خواجہ اکرام کا دامن بے حد وسیع ہے۔ ان کی تصانیف کی تعداد دو درجن سے زائد ہے جن میں زبان، ادب، میڈیا، تنقید، سفرنامہ، سوانح، اور مخطوطات کی تدوین جیسے متنوع موضوعات پر تحریریں شامل ہیں۔ ایک محقق کی حیثیت سے انہوں نے اردو کی شعری اصناف، اردو میڈیا، اور سفرنامہ نگاری جیسے موضوعات کو نئی جہت عطا کی ہے۔ اگر خواجہ اکرام کی ادبی کائنات پر ایک نظر ڈالی جائے تو ان کی چند اہم تصانیف درج ذیل ہیں: رشید احمد صدیقی کے اسلوب کا تجزیاتی مطالعہ، اردو کی شعری اصناف (دو ایڈیشن)، نوائے آزاد اور دیوان شانی (فارسی مخطوطات کی تنقیدی تدوین)، اسلامی تاریخ کے اہم شہر (ترجمہ)، اردو میڈیا، اردو زبان کے نئے تکنیکی وسائل اور امکانات، اردو سفرناموں میں ہندوستانی تہذیب وثقافت، اکیسویں صدی میں اردو: فروغ اور امکانات، ملاقاتیں، وسیم بریلوی کی شاعری کے فکری وفنی جہات، اردو کا عالمی تناظر، سید محمد اشرف: نمائندہ افسانے، اردو شاعری: نمائندہ شعرا کا تعارف اور ان کی شاعری، اردو، عربی اور فارسی میں رزمیہ ادب، اور ان کا معروف سفرنامہ مشاہدات۔ حال ہی میں دہلی اردو اکیڈمی کے زیر اہتمام ان کی تازہ ترین کتاب ڈیجیٹل میڈیا اور اردو زبان وادب منظرِ عام پر آئی ہے، جو اردو زبان کے مستقبل اور ڈیجیٹل دور میں اس کے امکانات پر ایک بصیرت افروز تصنیف ہے۔ یہ دراصل ایک سیمینار کے منتخب مقالات کا مجموعہ ہے، جس کی ترتیب اور تدوین خود خواجہ اکرام نے نہایت سنجیدگی سے انجام دی ہے۔ مقدمہ جو انہوں نے خود تحریر کیا، وہ اردو زبان کی موجودہ ڈیجیٹل صورتِ حال کا ایک فکری و تحقیقی تجزیہ پیش کرتا ہے۔ زبان وثقافت کے سفیر کی حیثیت سے ان کی پہچان صرف تعلیمی اداروں تک محدود نہیں رہی۔ خواجہ اکرام نے اردو کے فروغ کے لیے بیرون ملک مختلف کانفرنسوں میں شرکت کی اور وہاں اردو تدریس کے ماڈلز پر تبادلہ خیال کیا۔ ان کا شمار ان گنے چنے ماہرین میں ہوتا ہے جنہوں نے اردو زبان کی ڈیجیٹل موجودگی کو ایک سنجیدہ تحقیقی موضوع میں بدل کر اسے عملی میدان میں نافذ کیا۔ دیارِ غیر میں اردو کی ترویج ہو یا ملکی سطح پر نئی نسل میں اردو کے لیے بیداری، ان کی خدمات ہر سطح پر نمایاں ہیں۔ خواجہ اکرام نے نوجوانوں کے لیے اردو کے نئے وسائل پر کام کیا ہے، جن میں آن لائن لغات، ورچوئل کلاسز، اور ڈیجیٹل لائبریریز شامل ہیں۔ ان کی کوشش رہی ہے کہ اردو زبان کو محض جذباتی طور پر نہیں بلکہ تحقیقی و تکنیکی انداز میں اگلی نسل تک منتقل کیا جائے۔ اردو صحافت پر بھی ان کی نگاہِ باریک بین رہی ہے۔ ان کی کتاب اردو میڈیا ایک ایسی کوشش ہے جو اردو صحافت کی تاریخ، موجودہ صورتِ حال اور مستقبل کی راہوں کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔ اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن بھی شائع ہو چکا ہے، جو اس کے مقبول ہونے کی دلیل ہے۔ تنقید وتدوین کے میدان میں بھی ان کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ انہوں نے کئی نادر فارسی مخطوطات کو نہ صرف دریافت کیا بلکہ ان کی باقاعدہ تدوین واشاعت بھی کی، جس سے اردو و فارسی ادب کے مابین روابط کی نئی پرتیں وا ہوئیں۔ ادب میں ان کا طرزِ اظہار متوازن، سلیس اور مدلل ہوتا ہے۔ انہوں نے جہاں سادہ بیانی سے قاری کو اپنی گرفت میں رکھا، وہیں تحقیقی استدلال سے تحریر کو علمی وقار بھی عطا کیا۔ ان کے انٹرویوز پر مبنی کتاب ملاقاتیں کئی اہم ادبی شخصیات کے خیالات و افکار کا خزانہ ہے۔ خواجہ محمد اکرام الدین کی شخصیت ایک ایسے انسان کی تصویر پیش کرتی ہے جو علم و ادب کے راستے سے انسان دوستی، قومی یکجہتی اور تہذیبی ہم آہنگی کی جانب سفر کرتا ہے۔ انہوں نے اردو زبان کو محض ایک ادبی اظہار کا وسیلہ نہیں، بلکہ تہذیبی شناخت اور بین الاقوامی رابطے کا ذریعہ بنانے کا خواب دیکھا اور اسے عملی جامہ بھی پہنایا۔ آج جب اردو زبان کے مستقبل پر سوال اٹھائے جا رہے ہیں، خواجہ اکرام جیسے افراد امید کی کرن بن کر سامنے آتے ہیں۔ ان کی تحریریں، تحقیقی کام، تدریسی خدمات اور فکری رہنمائی نئی نسل کو راستہ دکھاتی ہیں کہ اردو محض ماضی کی میراث نہیں بلکہ مستقبل کی زبان بھی بن سکتی ہے، بشرطیکہ اسے سمجھ کر، سنوار کر اور زمانے کے ساتھ ہم آہنگ کر کے پیش کیا جائے۔

ایک پیڑ ماں کے نام: دخترانِ انجمن کی شجرکاری مہم میں محبت، عقیدت اور ماحولیات کا حسین امتزاج

جلگاؤں: 29/جولائی (عقیل خان بیاولی) ریاستی محکمہ جنگلات و سماجی جنگلات کاری کے تحت کے کے اردو گرلز ہائی اسکول کے شعبہ اکو کلب نے ایک پیڑ ماں کے نام بدست دختران" کے روح پرور تصور کے ساتھ شجرکاری مہم کا انعقاد کیا، جس میں نو آبادی عثمانیہ پارک جلگاؤں کے مختلف مقامات پر 70 پودے لگائے گئے۔ اس موقع پر صدر معلمہ محترمہ تنویر جہاں شیخ نے شجرکاری کی دینی وسماجی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے کہا کہ درخت محض ماحول کی زینت نہیں بلکہ یہ ہماری نسلوں کے لیے امانت ہیں، جن کی حفاظت ہم سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے۔ پودوں کی دیکھ بھال کی ذمہ داریاں مقامی رہائشیوں کے سپرد کی گئیں تاکہ اس نیک عمل کو دیرپا بنایا جا سکے۔ ماں کے نام ایک پیڑ" کے نعرے نے جہاں طالبات اور شرکاء کو جذباتی کر دیا وہیں ماحول سے جُڑی انسانی وابستگی کا پیغام بھی خوبصورتی سے دیا۔ اس بامقصد مہم کو اسکول کی فعال طالبات لئیق شاہ، عرشیہ شیخ اور اکو کلب کی ٹیم نے اپنی محنت ولگن سے کامیاب بنایا۔

परभणी महानगरपालिका, परभणी

फोन. नं. ०२४५२ २२३२३२ (पाणीपुरवठा विभाग) ई मेल-pcmcparbhani@gmail.com

जा.क्र. -2025 / 1970 दिनांक 18-07-2025

ई- निविदा सुचना

कार्यालयीन ई-निविदा सूचना जा.क्र. का. वि.पा.पु/1969/ दि. 18-07-2025 अन्वये परभणी शहर महानगरपालिका, पाणी पुरवठा विभागा अंतर्गत सन २०२५-२०२८ या तीन वर्षाचे कालावधी करीता ब्लिचिंग पावडरचा पुरवठा करणेच्या कामासाठी ई-निविदा मागविण्यात येत आहेत. सदर निविदा बाबतचा तपशील व अटी शर्ती महाराष्ट्र शासनाच्या http://mahatenders.gov.in या संकेत स्थळावर दि. 29-07-2025 दुपारी 12.00 वाजल्या पासून पाहण्यास उपलब्ध आहेत.

स्वाक्षरी
पाणीपुरवठा विभाग प्रमुख
परभणी शहर महानगरपालिका,परभणी

स्वाक्षरी
उपायुक्त
परभणी शहर महानगरपालिका,परभणी

تقسیم انعامات آل دربھنگہ سیرت النبی ﷺ کوئز مسابقہ ۲۸/اگست کو منعقد ہوگا

دربھنگہ: 29/جولائی (محمد طفیل ندوی) مسابقہ کے سلسلے میں سلسلہ وار تمام معلومات آپ تک پہونچائی جاتی رہیں، کیا اس کی نوعیت رہی، امتحان کس طرز پر عمل میں آیا بچوں نے کیا محسوس کیا اب فی الوقت مسابقہ آخری مرحلہ میں ہے جو تقسیم انعامات کی شکل میں مکمل ہوگا تمام صلاح ومشورہ اور طلباء وطالبات کی حساسیت کو دیکھتے ہوئے انشاءاللہ تقسیم انعامات کا پروگرام علمائے اکابرین کی صدارت وسرپرستی میں ۲۸/اگست ۲۰۲۵ء بروز جمعرات صبح ۹/بجے مقام دھونسی میں منعقد ہوگا جس میں تمام شرکائے مسابقہ سے شرکت کی درخواست ہیں، تاکہ جو بھی انعام ان کے حق میں ہے وہ علمائے کرام سے حاصل کرلیں، ساتھ ہی شرکائے مسابقہ کے والدین سے بھی ادباً گذارش ہے کہ وقت اور گنجائش وسہولت ہے تو وہ بھی تشریف لائیں تاکہ ان نونہالان امت کی حوصلہ افزائی ہو، اور فاؤنڈیشن کے عزائم، ماضی کی کارکردگی، مستقبل کے منصوبوں سے آگاہ ہوسکیں، واضح رہے کہ سرزمین بہار میں فاؤنڈیشن کی تعلیمی اور ملی وسماجی خدمات کی ابتدا ہے، ہمیں تعلیم کے سلسلے میں کیا عزائم کرنا چاہیے، کس نہج پر ہماری محنت اور کاوشیں ہوں کہ گھر گھر تعلیم کی آواز پہونچیں، ایک دینی بیداری پیدا ہوں، یہ مسابقہ ایک آواز ہے، جذبوں کا، حوصلوں کا، ولولوں کا، ان مسابقوں سے یقینی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ بچوں کے دل ودماغ میں ایک توانائی پیدا ہوتی ہے، آگے بڑھ کر مقابلہ آرائی کا، ان کے سرد جذبات انگڑائیاں لیتے ہیں، اپنے جذبات کو پروان چڑھاتے ہیں، اس لئے آپ تمام قارئین جو سہولت کیساتھ اس میں شریک ہوسکتے ہیں وہ ضرور شریک ہوں تاکہ ان شرکاء کی حوصلہ افزائی ہوں۔

روزنامہ ورق تازہ 3

ریاستی۔قومی

दैनिक वरक-ए-ताजा

29 July 2025

تبلیغی جماعت، دارالعلوم دیوبند اور جمعیۃ علماء یہ سب حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کے سلسلہ کے افراد کا فیض ہے

صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر مولانا حلیم اللہ صاحب قاسمی کا اظہار خیال

ممبئی 28/جولائی: جمعیۃ علماء مہاراشٹر کا چوتھا تربیتی اجلاس شہر امراوتی کے عبداللہ پیلس ہال میں بتاریخ 26/جولائی زیر صدارت مولانا حلیم اللہ صاحب قاسمی (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) منعقد ہوا، اس اجلاس میں جمعیۃ علماء مہاراشٹر کے عہدیداران اور علاقہ ودربھ کے اضلاع کی مجلس منتظمہ کے تقریباً دو سو نمائندوں نے شرکت کی، جمعیۃ علماء امراوتی کے فعال کارکنوں نے مہمانوں کے استقبال وضیافت کا عمدہ نظم کیا تھا۔ واضح رہے کہ جمعیۃ علماء ہند کی ہدایت پر جمعیۃ علماء مہاراشٹر نے پورے صوبہ کو پانچ حصوں میں تقسیم کرکے تربیتی پروگرام منعقد کرنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے، جس کی چوتھی کڑی علاقہ ودربھ کا یہ اجلاس تھا۔ قرأت ونعت کے بعد مولانا محمد عارف عمری (نائب صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے جمعیۃ علماء کے فکری منہج اور اس کے عملی طریقہ کار پر روشنی ڈالی، قاری محمد یونس چودھری (نائب خازن جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے اصلاح معاشرہ کے عنوان سے غیبت، بدگمانی اور عصبیت جاہلیہ کی شناعت کو اجاگر کرکے مسلم معاشرے کو اس سے بچنے کی تلقین کی۔ مفتی حفیظ اللہ صاحب قاسمی نے پروگرام کی نظامت فرماتے ہوئے جمعیۃ علماء ہند کے نمایاں کارناموں کی جھلکیاں پیش کیں، مفتی محمد ہارون ندوی (نائب صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے ملک کے موجودہ منظر نامے میں قومی یکجہتی اور مذہبی رواداری کی ضرورت پر عمدہ گفتگو کی۔ مولانا حلیم اللہ صاحب قاسمی (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) نے دعوت وتبلیغ، دینی مدارس اور جمعیۃ علماء کے عملی اتحاد کی اہمیت کو بتاتے ہوئے کہا کہ یہ سب ایک ہی فکر کے الگ الگ سوتے ہیں، جن کا سرچشمہ سید الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی ذات گرامی ہے، اس عملی صورت حال کی بنیاد پر ان کے درمیان کوئی تضاد نہیں ہے، اور اگر کچھ ہے تو وہ ناواقفیت کی بنیاد پر ہے جس کو ختم کیا جانا چاہئے۔ مولانا نے اپنی گفتگو کے آغاز ہی میں یہ باور کرانے کی کوشش کی یہ تنظیم خالص مذہبی ہے اور اس کے تمام تر امور سنت و شریعت کی روشنی میں ہی انجام دیئے جاتے ہیں، اور یہ جمعیۃ علماء کے اغراض ومقاصد دیکھ کر بخوبی معلوم ہوتا ہے اور اس تنظیم کا دستور تنظیمی ڈھانچے کو مستحکم بنانے میں بے مثال ہے، جانشین شیخ الاسلام کے اس پلیٹ فارم سے جہاں ملی مسائل کے حل میں زریں خدمات ہیں، خاص طور پر بے قصوروں کے مقدمات کی پیروی اور تحفظ اوقاف، مدارس و مکاتب میں حضرت کا مثالی کردار سب کے سامنے ہے۔ اور ملک میں بڑھتی فرقہ پرستی کی روک تھام کے لئے پورے ملک میں قومی یکجہتی کے لئے جو مہم چلائی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ حضرت صدر محترم مولانا سید ارشد مدنی نے دستور کو زندہ اور تابندہ رکھنے اور اس کی روح کو جلا بخشنے میں تجدیدی کارنامہ انجام دیا ہے۔ پروگرام میں وقف قانون 2025 پر اظہار تشویش، مساجد و مدارس کے خلاف حکومت کی کارروائی، لاؤڈ۔اسپیکر کے استعمال کے لئے سرکاری اجازت نامہ اور قومی یکجہتی کے عناوین پر تجاویز پیش کی گئیں جس کو بالترتیب مفتی محمد صادق صاحب (نائب صدر جمعیۃ علماء شہر امراوتی)، مولانا عظیم الدین صاحب ندوی (صدر جمعیۃ علماء ضلع اکولہ)، مولانا مفتی محمد انیس الدین صاحب اشرقی پاتوڑوی (صدر جمعیۃ علماء ضلع بلڈانہ)، قاری محمد صابر صاحب اشاعتی (صدر جمعیۃ علماء ضلع ناگپور) نے حاضرین اجلاس کے روبرو پیش کیا اور سب کی تائید حاصل کی، صدر اجلاس مولانا حلیم اللہ قاسمی نے اعلامیہ پڑھ کر سنایا جس میں جمعیۃ علماء کے فکری منہج اور معتدل موقف کو بیان کیا گیا ہے اور تمام منتسبین جمعیۃ علماء سے اس کی پاسداری کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے، اخیر میں منتخب شرکاء (مولانا مفتی محمد اسلم قاسمی (صدر جمعیۃ علماء بالاپور)، حافظ انصار احمد (صدر جمعیۃ علماء ضلع ایوت محل)، مولانا وسیم صاحب (مہتمم مدرسہ انوار العلوم کھولاپور)، مفتی محمد ناصر صاحب (صدر شہر ایوت محل) نے اس اجلاس سے متعلق اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے اس کو وقت کی اہم ضرورت بتایا اور جمعیۃ علماء ضلع امراوتی کے صدر مولانا مشتاق صاحب نے تمام حاضرین کے سامنے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ اپنی ٹیم کے ساتھ ودربھ کے 11 اضلاع میں قریہ قریہ اور بستی بستی جمعیۃ علماء کا پیغام عام کریں گے اور جمعیۃ علماء کی شاخیں قائم کریں گے صدر اجلاس کی دعا پر نشست برخاست ہوئی، نماز ظہر اور پرتکلف ظہرانے پر اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ عہدیداران جمعیۃ جو اس اجلاس میں شریک رہے انکے اسماء مندرجہ ذیل ہیں۔ حضرت مولانا حلیم اللہ صاحب قاسمی (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر)، مولانا محمد عارف صاحب عمری (نائب صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر)، مولانا مفتی محمد ہارون صاحب ندوی (نائب صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر جلگاؤں خاندیش)، مولانا مفتی حفیظ اللہ حفیظ صاحب قاسمی (ناظم تنظیم جمعیۃ علماء مہاراشٹر)، مولانا قاری محمد یونس صاحب چودھری (نائب خازن جمعیۃ علماء مہاراشٹر)، الحاج حافظ محمد عارف صاحب انصاری (جنرل سکریٹری جمعیۃ ضلع تھانہ) و دیگر اراکین مجلس منتظمہ علاقۂ ودربھ بھی اس اجلاس میں شریک رہے، اس اجلاس کو کامیاب بنانے کے لئے اراکین جمعیۃ علماء ضلع امراوتی نے اپنا مکمل تعاون پیش کیا۔

کپتان شبیر علی نے 90 سال کی عمر میں لکھی کتاب "قرآن مجید کے اوامر ونواہی" کا رسم اجراء

قرآن نے جن باتوں کا حکم اور جن سے روکا ہے اس پر عمل کرنا ضروری ہے: نسیم مفتاحی

اورنگ آباد، 27/جولائی: آج کے اس دور میں جہاں انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کے بے جا استعمال نے مطالعے کے شوق کو تقریباً ختم کر دیا ہے، ایسے وقت میں کتابیں لکھنا، پڑھنا اور خصوصاً دینی کتابوں کا مطالعہ کرنا اور پھر ان پر عمل کرنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ ان خیالات کا اظہار مولانا محمد الیاس خان فلاحی نے حال ہی میں مرکز جماعت اسلامی ہند، یونس کالونی میں منعقدہ ایک تقریب میں کیا۔ یہ تقریب کپتان شبیر علی کی کتاب "قرآن مجید کے اوامر ونواہی" کی رسم رونمائی کے موقع پر منعقد کی گئی تھی۔ اس تقریب میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے موجود مولانا محمد نسیم الدین مفتاحی نے کہا کہ "میں مؤلف کو کئی دہائیوں سے جانتا ہوں۔ انہیں شروع سے ہی قرآن پاک کے مطالعے کا شوق رہا ہے۔" اپنے اسی شوق کو برقرار رکھتے ہوئے سلک ملز کالونی کے کپتان محمد شبیر علی خان نے بڑی محنت اور لگن سے قرآن مجید میں پھیلی ہوئی ان آیات کو ایک جگہ جمع کیا ہے جن میں اچھی باتوں کا حکم دیا گیا ہے اور بری باتوں سے روکا گیا ہے۔ اسی مجموعے کو انہوں نے "قرآن مجید کے اوامر ونواہی" کے نام سے کتابی شکل دی ہے۔ اس کتاب کی رسم رونمائی مولانا الیاس خان فلاحی، امیر حلقہ مہاراشٹر جماعت اسلامی ہند کے ہاتھوں عمل میں آئی۔ مہمان خصوصی میں مولانا نسیم الدین مفتاحی اور سلمان مکرم ڈاکٹر عروج احمد، امیر مقامی JIH آکولہ بھی شامل تھے۔ تمام مہمانوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ دینی مطالعے کی عادت اور اس کے لیے مثبت کوششیں کرنے کے لیے عمر کی کوئی قید نہیں ہوتی۔ انہوں نے مؤلف کو خراج تحسین پیش کیا کہ انہوں نے 90 سال کی عمر میں یہ اہم کتاب تالیف کی۔ یہاں یہ بتانا بھی مناسب ہوگا کہ دفاعی خدمات کے دوران ان کی نمایاں اور پرخلوص قربانیوں کی وجہ سے صدر جمہوریہ ہند کی جانب سے 15 اگست 1987 کو انہیں "کپتان" کے عہدے سے سرفراز کیا گیا تھا۔ اس پروگرام میں بڑی تعداد میں کتاب سے دلچسپی رکھنے والے اور باذوق سامعین موجود تھے۔ پروگرام کے آغاز میں کتاب کے ناشر، مرزا ورلڈ بک ہاؤس کے مالک مرزا عبدالقیوم ندوی نے صاحبِ کتاب اور ان کی کاوشوں کا تعارف کرایا۔ انہوں نے کہا کہ "کتابیں لکھنا اور شائع کرنا کوئی اہم بات نہیں ہے، اصل بات یہ ہے کہ وہ لوگوں تک پہنچیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم تمام جدید تجارتی ذرائع کا استعمال کریں۔" پروگرام میں کثیر تعداد میں خواتین اور مؤلف کے اہل خانہ موجود تھے۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں محمد رضوان اختر اور محمد عرفان الحق کی انتھک محنت قابلِ ستائش ہے۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض قاری محمد بشیر نے انجام دیئے۔

گلبرگہ کے معروف فن کاروں کو کاغذ دکن بیورو کی جانب سے تہنیت

گلبرگہ 28 جولائی (ای میل): محمد کیف حیدری کی اطلاع کے مطابق، کاغذ دکن بیورو گلبرگہ کے زیر اہتمام 27 جولائی 2025 کو شام 6 بجے، پروفیسر حمید سہروردی کی زیر سرپرستی ان کی رہائش گاہ "سائبان" میں ایک تقریب تہنیت کا انعقاد کیا گیا۔ اس تقریب میں گلبرگہ کے معروف فن کاروں، ڈاکٹر انیس صدیقی، جناب مبین احمد زخم، جناب محمد ایاز الدین پٹیل، اور ڈاکٹر رحمان پٹیل کو پروفیسر حمید سہروردی کے ہاتھوں تہنیت پیش کی گئی۔ تقریب کا آغاز الحاج صادق کرمانی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ کاغذ دکن بیورو گلبرگہ کے سربراہ ڈاکٹر غضنفر اقبال نے اصحاب تہنیت کی خدمات اور کارناموں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر انیس صدیقی کو ان کی گیارہویں کتاب "کوچۂ عزیزاں" کی اشاعت پر، جناب مبین احمد زخم کو ان کے رسالے سہ ماہی "چراغ نور" یادگیر کرناٹک کے خصوصی شمارے "حمید سہروردی نمبر" کی اشاعت پر، جناب محمد ایاز الدین پٹیل کو مرکزی للت کلا اکادمی ایوارڈ سے سرفراز ہونے پر اور ڈاکٹر رحمان پٹیل کو ریاستی سطح کے للت کلا اکادمی ایوارڈ سے نوازے جانے پر کاغذ دکن بیورو گلبرگہ کی جانب سے اس تقریبِ تہنیت کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس موقع پر جناب منظور وقار، جناب واجد اختر صدیقی جناب مجیب علی خان، ڈاکٹر غضنفر اقبال کے فرزند فرقان دانیال، اور انجینئر خرم عماد کے فرزندان شافع مراد اور واسع حماد بھی موجود تھے۔

بہار میں این آر سی کی طرف بڑھتے قدم

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نائب ناظم امارت شرعیہ بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ

26/جون 2025ء کو الیکشن کمیشن نے بہار میں رائے دہندگان کی فہرست (ووٹر لسٹ) پر نظر ثانی کے لئے جو شرائط وقیود رکھے ہیں، وہ عجیب وغریب ہیں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ الیکشن کمیشن خود مختار نہیں بلکہ حکومت ہند کی ایجنسی کے طور پر کام کر رہی ہے، اس نے اسمبلی انتخاب سے قبل ووٹر لسٹ کے ایس آئی آر کا اعلان کر دیا ہے، اس کے تحت رائے دہندگان کو اپنی تاریخ پیدائش اور جائے پیدائش کی تصدیق کے لئے گیارہ منظور شدہ دستاویزات میں سے ایک جمع کرانا ہوگا ان گیارہ میں آدھار کارڈ، پین کارڈ اور راشن کارڈ نہیں ہیں، رائے دہندگان کو الیکشن کمیشن نے تین حصوں میں تقسیم کیا ہے، یکم جولائی 1987ء سے پہلے پیدا ہونے والے کو صرف اپنے کاغذات جمع کرنے ہوں گے بشرطیکہ 2003ء میں ان کا نام رائے دہندگان کی فہرست میں درج ہو، اس کے لئے 2003ء کی کاپی فارم کے ساتھ داخل کرنا ضروری ہوگا، جن سالوں کو معیار بنایا گیا ہے اس کی کوئی وجہ نہ تو الیکشن کمیشن نے سمجھایا ہے اور نہ ہی یہ لوگوں کی سمجھ میں آ رہا ہے، ان سالوں میں کوئی خاص بات رائے دہندگان کے حوالہ سے نہیں ہوئی ہے، 1947ء یا 1972ء کو معیار بنایا جاتا تو کچھ بات بات عقل میں آتی۔ یکم جولائی 1987ء سے 2/دسمبر 2004ء کے درمیان پیدا ہونے والوں کو اپنے والدین میں سے کسی ایک کے کاغذات جمع کرنے ہوں گے اور 2/دسمبر 2004ء کے بعد پیدا ہونے والے کو ماں، باپ دونوں کے کاغذات جمع کرانے ہوں گے۔ اس سلسلے میں متضاد بیانات سامنے آ رہے ہیں، صحیح بات یہ ہے کہ اس حکم کو الیکشن کمیشن نے واپس نہیں لیا ہے اور معاملہ سپریم کورٹ میں آئین کی دفعہ 32 کے تحت مفاد عامہ کی عرضی کے طور پر داخل کیا گیا ہے حزب مخالف کی تمام پارٹیوں نے اس کے خلاف اپنا احتجاج درج کرایا ہے اور 9/جولائی کو اس حکم کے خلاف عظیم اتحاد کی طرف سے بہار بند رہا۔ یہ ہنگامہ یوں ہی نہیں ہے الیکشن کمیشن کا یہ حکم دفعہ 14، 19، 1(A))، دفعہ 325 اور دفعہ 328 کی عملی خلاف ورزی ہے، اس سے بڑی تعداد میں لوگ حق رائے دہی سے محروم ہو جائیں گے، ایسا ملک میں پہلی بار ہو رہا ہے کہ جنہوں نے پہلے کئی بار اپنی حق رائے دہی کا استعمال کیا ہے، 2024ء کے پارلیمانی انتخاب میں ووٹ دیا ہے، اسے بھی اپنی شہریت ثابت کرنے کے لئے کہا جا رہا ہے؛ حالانکہ ووٹر لسٹ میں نام جوڑنے کا عمل صرف RER960، کے ضابطہ (A)21 اور ضابطہ 3 کے تحت فارم 7 بھرنے کے ذریعہ ہی کیا جا سکتا ہے، الیکشن کمیشن نے جو حکم نامہ جاری کیا ہے اس کا ذکر R326 ایکٹ کی کسی شق میں موجود نہیں ہے، ہندوستان 1947ء میں آزاد ہوا تھا تو پھر 1987ء اور 2004ء میں پیدا ہونے والوں کو کیوں نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ بہار کے بعد بنگال میں 2026ء میں انتخابات ہونے ہیں اس لئے الیکشن کمیشن نے وہاں اگست 2025ء سے ووٹر لسٹ پر نظر ثانی کے لئے اسی قسم کی ہدایات جاری کی ہیں؛ چوں کہ مرکزی حکومت پورے ملک میں این آر سی نافذ کرنا چاہتی ہے باری باری ساری ریاستوں کی باری آنی ہے اور ہندو مسلمان سبھی اس کے زد میں آئیں گے یہ معاملہ صرف مسلمان کا نہیں سارے ہندوستانی شہریوں کا ہے، الیکشن کمیشن کے ان اقدامات سے بہت سارے رائے دہندگان حق رائے دہی سے محروم ہو جائیں گے، خصوصاً قبائلی دلت اور خانہ بدوش لوگ اس کی زد میں آئیں گے، ان علاقوں کے لوگ بھی اس کی زد میں آئیں گے جو ہر سال سیلاب کی زد میں آتے رہتے ہیں اور جن کا سب کچھ پانی کی روانی میں بہہ جاتا ہے۔ امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ اور مغربی بنگال نے امیر شریعت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی کی قیادت ورہنمائی میں اس موضوع پر کام شروع کر دیا ہے اور فوری طور پر بہار میں ووٹر تصدیقی مہم کو روکنے کا مطالبہ کیا ہے؛ تاکہ ملک میں دوسری جگہوں پر ملازمت کرنے والے اور دوسرے ملکوں میں بود وباش والے لوگ رائے دہندگی سے محروم نہ ہو جائیں اس سلسلے میں امارت شرعیہ نے تفصیلی ہدایت نامہ بھی جاری کر دیا ہے جس میں فارم کے ساتھ مطلوبہ دستاویزات جمع کرنے کی بھی بات کی گئی ہے، عدالت عظمیٰ نے 10/جولائی کو اس پر سماعت کرتے ہوئے عبوری روک لگانے سے انکار کر دیا ہے؛ تاہم الیکشن کمیشن کو یہ صلاح بھی دیا ہے کہ وہ راشن کارڈ، ووٹر آئی ڈی اور آدھار کارڈ کو بھی شہریت کے لئے تسلیم کرنے پر غور کرے، اس کی اگلی سماعت 28/جولائی کو ہوگی۔ جن دستاویزات کو الیکشن کمیشن نے درست رائے دہندہ ہونے کے لئے تسلیم کیا ہے وہ گیارہ ہیں، ان میں پیدائش سرٹیفکٹ، میٹرک یا کسی تعلیمی ادارے کی سند، ایل آئی سی یا حکومتی اداروں سے جاری کردہ شناختی کارڈ، پاسپورٹ، مستقل رہائش کا سرٹیفکٹ، ذات پر مبنی سرٹیفکٹ، زمین مالکان کو الاٹمنٹ کا سرکاری حکم نامہ، نیشنل رجسٹر آف سٹیزن وغیرہ شامل ہیں، جن حضرات کے پاس یہ دستاویزات ہیں ان کے لئے مزید کسی کاغذ کی ضرورت نہیں ہوگی اور جن کے پاس نہیں ہیں ان میں سے کسی ایک کو ضرور بنوا لینا چاہئے؛ تاکہ وقت پر کام آئے البتہ خوف وہراس میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے امارت شرعیہ اپنے ترجمان ہفت روزہ نقیب اور دیگر اخبارات کے ذریعہ رہنمائی کرتی رہے گی۔

زبان کو کسی مذہب سے جوڑ کر نہیں دیکھنا چاہئے ہندو بھائیوں نے بھی اردو میں بہترین شاعری کی ہے

اصناف سخن گوئی کی نشست سے ڈاکٹر جاوید کمال، ڈاکٹر حمیرہ سعید اور ڈاکٹر گل رعنا کا خطاب

حیدرآباد۔ 27 جولائی (راست) زبانوں کو کسی مذہب سے جوڑ کر نہیں دیکھنا چاہئے۔ اردو صرف مسلمانوں کی زبان نہیں ہے بلکہ یہ ہر اُس شخص کی زبان ہے جو اس سے محبت کرتا ہے۔ اردو ادب میں بیسیوں ایسے ہندو شعراو ادیب گزرے ہیں جنہوں نے اپنی تخلیقات سے اردو زبان وادب کو مالا مال کیا ہے۔ ان خیالات کا اظہار ڈاکٹر جاوید کمال صدر انجمن ریختہ گویان، ڈاکٹر حمیرہ سعید اور ڈاکٹر گل رعنا نے گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین حسینی علم کے شعبۂ اردو کی جانب سے منعقدہ اصناف سخن گوئی کی نشست میں کیا۔ تقریب کی صدارت کالج کی پرنسپل پروفیسر اپیا چشما نے کی۔ انہوں نے کامیاب پروگرام کے انعقاد کے لئے صدر شعبۂ اردو ڈاکٹر انور الدین اور صدر انجمن ریختہ گویان ڈاکٹر جاوید کمال کو مبارکباد دی اور آئندہ بھی اس طرح کے پروگراموں کیلئے اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ صدر شعبہ سیاسیات و سابق ڈائرکٹر سکریٹری اردو اکیڈیمی تلنگانہ ڈاکٹر محمد غوث کے علاوہ ڈاکٹر پی لتا اور حسام الدین نے بھی تقریب سے خطاب کیا۔ ابتداء میں ڈاکٹر انور الدین صدر شعبہ اردو کالج ہذا نے مہمانوں کا تعارف اور تقریب کے انور الدین انعقاد کے مقصد پر روشنی ڈالی۔ ڈاکٹر گل رعنا اسوسی ایٹ پروفیسر تلنگانہ یونیورسٹی نے "عنقا ہوتی ہوئی اصناف سخن" کے موضوع پر تفصیلی خطاب کیا اور طالبات سے خواہش کی کہ وہ شعبہ کے اساتذہ سے ان اصناف کے بارے میں مزید معلومات حاصل کریں۔ شعراء سے ملاقات پروگرام میں طنز ومزاح کے ممتاز ومعروف شاعر لطیف الدین لطیف، شکیل ظہیر آبادی، رفیعہ نوشین، ڈاکٹر ثمینہ بیگم اور صائمہ متین نے اپنے خوبصورت کلام سے طالبات اور اساتذہ کو بار بار داد دینے اور تالیاں بجانے پر مجبور کر دیا۔ اس موقع پر اشرف مہدی کا تحریر کردہ ریڈیائی ڈراما آسرا بھی پیش کیا جس میں جاوید محی الدین، واجد محی الدین، رفیعہ نوشین، ڈاکٹر ثمینہ بیگم، صائمہ متین اور ڈاکٹر جاوید کمال نے مکالموں کی خوبصورت ادائیگی کے ذریعہ خوب داد وتحسین حاصل کی۔ رفیعہ نوشین نے شوکت تھانوی کا انشائیہ معاف کیجئے گا سنا کر طالبات کو قہقہے لگانے پر مجبور کر دیا۔ ڈاکٹر حمیرہ سعید کنوینر اصناف سخن گوئی اور ڈاکٹر عبدالقدوس نے اپنے مخصوص انداز میں نظامت کے فرائض انجام دے کر توسیعی لکچر اور اصناف سخن گوئی کی تقریب کو یادگار بنا دیا۔ مسلسل بارش کے باوجود طالبات کی کثیر تعداد نے تقریب میں شرکت کی اور پسندیدگی کا اظہار کیا۔ شعبۂ اردو کی جانب سے تمام مہمانوں اور شعراء کی شال پوشی کی گئی اور قرآن مجید کا خلاصہ نامی کتاب تحفتہ پیش کی گئی۔ ڈاکٹر عبدالقدوس اسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو کے شکریہ پر اس یادگار تقریب کا اختتام عمل میں آیا۔ اس موقع پر محترمہ زبیدہ محترمہ مجیب النساء مجیب اور صحافی احسن علی خان اکبر اور دوسروں نے شرکت کی۔

بھیونڈی: جین مندر چوری معاملے میں ملزم 12 گھنٹوں میں گرفتار

بھیونڈی: 29/جولائی (شارف انصاری):- بھیونڈی کے اشوک نگر واقع جین مندر میں ہوئی چوری کے واردات کا پردہ فاش شانتی نگر پولیس نے کر دیا ہے۔ پولیس نے محض 12 گھنٹوں کے اندر ملزم کو گرفتار کر کے اس کے قبضے سے 1 لاکھ 85 ہزار روپے مالیت کا چوری شدہ سامان بھی برآمد کر لیا۔ بھیونڈی شانتی نگر پولیس اسٹیشن کے سینئر پولیس انسپکٹر ویناک گائیکواڑ نے آج منعقدہ پریس کانفرنس میں بتایا کہ 25 جولائی کی رات 9 بجے سے 26 جولائی کی صبح 4 بجے کے درمیان اشوک نگر کے جین مندر میں چوری کی واردات پیش آئی۔ ملزم نے مندر کا دروازہ توڑ کر پوجا کے مقام سے قیمتی مذہبی اشیاء چرائی تھیں۔ پولیس نے سی سی ٹی وی فوٹیج اور خفیہ معلومات کی بنیاد پر ساقب عرف سلمان اختر انصاری (24) کو جبار کمپاؤنڈ کے ایک کرایہ کے کمرے سے گرفتار کیا۔ دورانِ تفتیش ملزم نے اپنا جرم قبول کر لیا۔ سینئر پولیس انسپکٹر ویناک گائیکواڑ نے مزید بتایا کہ تحقیقات سے یہ بھی انکشاف ہوا کہ ملزم پر پہلے ہی تین مندر چوری کے مقدمے درج ہیں، جبکہ اتر پردیش میں اس کے خلاف قتل کا بھی ایک مقدمہ درج ہے۔ یہ کارروائی پولیس ڈپٹی کمشنر ششی کانت بوراڈے، اسسٹنٹ کمشنر سچن سانگلے اور سینئر انسپکٹر ویناک گائیکواڑ کی رہنمائی میں کی گئی۔ پولیس نے بتایا کہ بھیونڈی علاقے میں بڑھتی ہوئی چوری اور گھر فوڑنے کی وارداتوں پر قابو پانے کے لئے گشت اور نگرانی مزید سخت کر دی گئی ہے اور ایسے معاملات پر سخت کارروائی کی جائے گی۔

بھیونڈی میں خاتون پر تلوار سے حملہ، ملزم فرار

بھیونڈی: 29/جولائی (شارف انصاری):- شانتی نگر پولیس اسٹیشن کے علاقے میں ہفتہ کی دیر رات ایک خاتون پر تلوار سے حملہ کرنے کا سنسنی خیز واقعہ پیش آیا ہے۔ پولیس نے ملزم کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہیتا (BNS) کی دفعات اور آرمز ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ پولیس فرار ملزم کی تلاش میں مصروف ہے۔ شانتی نگر پولیس کے مطابق شانتی نگر کے ممتاز نگر، طیبہ ہوٹل کے قریب رہنے والے شرف کریم شیخ (22)، جو ہمالی کا کام کرتے ہیں، نے پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی ہے کہ 26 جولائی 2025 کی رات تقریباً 10:15 بجے وہ سنجے نگر واقع طیبہ ہوٹل کے پاس موجود تھے۔ اسی دوران ملزم نفیس عرف توتلا دلاور خان (24)، ساکن شانتی نگر سنجے نگر، ہاتھ میں تلوار لے کر وہاں آیا اور لوگوں کو گالیاں دیتے ہوئے دھمکی دینے لگا کہ "ایک ایک کو کاٹ دوں گا"۔ اسی دوران ملزم نے ایک بزرگ خاتون پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ خاتون کو بچانے کی کوشش میں بیچ بچاؤ کرتے وقت شکایت کنندہ شرف شیخ کے دائیں ہاتھ پر تلوار لگ گئی اور وہ زخمی ہو گئے۔ موقع پر موجود گواہ فاروق عبدالقدوس شاہ نے بتایا کہ ملزم نشے کی حالت میں تھا اور خوف وہراس پھیلانے کے ارادے سے واردات کرنے آیا تھا۔ بیچ بچاؤ کے دوران فاروق شاہ بھی معمولی طور پر زخمی ہو گئے۔ شرف شیخ کی شکایت پر شانتی نگر پولیس نے ملزم کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہیتا کی دفعات 118(1)، 115(2)، 351(2)، 352 اور آرمز ایکٹ کی دفعات 4 اور 25 کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ فی الحال ملزم فرار ہے اور پولیس اس کی تلاش کر رہی ہے۔

بھیونڈی میں پولیس کی دو بڑی کارروائیاں، سات ملزمان پر مقدمہ درج، نوٹس جاری

بھیونڈی: 29/جولائی (شارف انصاری):- بھیونڈی شہر میں غیر قانونی طور پر چلائے جا رہے حقہ پارلرز کے خلاف پولیس نے ایک ہی دن میں دو بڑی کارروائیاں کرتے ہوئے سات ملزمان پر مقدمہ درج کر کے انہیں نوٹس جاری کی ہے۔ یہ کارروائی 27 جولائی 2025 کو نارپولی اور شانتی نگر پولیس اسٹیشن کی جانب سے کی گئی۔ پہلی کارروائی نارپولی پولیس اسٹیشن نے دوپہر 2:45 بجے ہائی وے دیوا واقع آر۔ڈی۔ فارم ہاؤس ڈھابہ کے حقہ پارلر پر کی۔ پولیس حوالدار ہریش سوبھا شفس ماہاترے کی قیادت میں کی گئی اس چھاپہ ماری میں یہ پایا گیا کہ ملزمان غیر قانونی طور پر حقہ پارلر چلا رہے تھے اور گاہکوں کو تمباکو کی مصنوعات پیش کر رہے تھے۔ پولیس نے موقعے سے حقہ پاٹ اور دیگر ممنوعہ سامان ضبط کیا۔ اس معاملے میں افسر جعفر الدین عالم (28)، شبھم املیش کمار (22) اور راجیش ہری لال داس (33) کے خلاف سگریٹ و دیگر تمباکو مصنوعات قانون 2003 (ترمیم شدہ 2008) کی دفعہ 4(اے) اور 21(اے) کے تحت مقدمہ درج کر کے انہیں نوٹس دے کر چھوڑا گیا۔ دوسری کارروائی شانتی نگر پولیس اسٹیشن نے گلزار نگر علاقے میں کی۔ پولیس شکایت نمبر 1555 رویندر بابوراؤ پاٹل کی شکایت پر یہ چھاپہ مارا گیا۔ کارروائی کے دوران تقریباً 7 ہزار روپے مالیت کا سامان ضبط کیا گیا، جس میں حقہ پاٹ، AL AYAAN کمپنی کا زعفران پان تمباکو، READY PACK کمپنی کا فلیور پان مسالہ، دیگر ممنوعہ اشیاء اور نقد رقم شامل ہیں۔ اس معاملے میں عرفان بسم اللہ خان (34)، محمد اسلم شاکب شیخ (22)، حاجی نور بادشاہ شیخ (23) اور امین مجتبیٰ شیخ (22) سبھی ساکن بھونڈی کے خلاف مقدمہ درج کر کے بھارتیہ شہری سلامتی سنہیتا 2023 کی دفعہ 35(3) کے تحت نوٹس جاری کی گئی۔ یہ کارروائی پولیس حوالدار نمبر 1255 ایس۔ ایس۔ پوار اور ان کی ٹیم نے انجام دی۔ پولیس نے واضح کیا کہ ملزمان نے غیر قانونی طور پر حقہ اور تمباکو سے متعلق مصنوعات پیش کر کے قانون کی خلاف ورزی کی ہے۔ فی الحال دونوں معاملات کی تفتیش جاری ہے۔

مہاوتار نرسمہا نے جمعہ سے اتوار تک کمائی میں 400% اضافہ دیکھا

ابتدائی ویک اینڈ میں 11.25 کروڑ اکٹھے کیے!

ممبئی: 29/جولائی (ایم ملک) کلیم پروڈکشنز کا مہاوتار نرسمہا، جسے ہومبلے فلمز نے پیش کیا ہے، واقعی تاریخ رقم کر رہا ہے۔ فلم نے شائقین کے دلوں کو چھو لیا ہے اور لوگوں کی بڑی تعداد اسے سینما گھروں میں دیکھنے جا رہی ہے۔ جیسے جیسے لوگوں کا پیار بڑھ رہا ہے فلم کی کمائی بھی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ ریلیز کے پہلے دن یعنی جمعہ سے اتوار تک پہلے ویک اینڈ میں فلم کی کمائی میں 400 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ مہاوتار نرسمہا ہندی باکس آفس پر نہیں رک رہی ہے، بلکہ یہ 2025 کی ایک اور سرپرائز ہٹ بن کر ابھری ہے۔ اس نے جمعہ کو 1.35 کروڑ روپے کا آغاز کیا، پھر ہفتہ کو 150 فیصد بڑھ کر 3.25 کروڑ کمایا، اور پھر اتوار کو دوبارہ 110 فیصد چھلانگ لگا کر، 6.50 کروڑ سے 7. ہندی میں مہاوتار نرسمہا کا کل مجموعہ اب صرف 3 دنوں میں 11.35 کروڑ تک پہنچ گیا ہے، اور یہ فلم شمالی ہندوستان میں طویل تھیٹر چلانے کے لیے تیار نظر آتی ہے۔ مہاوتار نرسمہا کی زبردست ترقی نے عوامی مانگ میں اضافہ کیا ہے، اور اس وجہ سے شوز کی تعداد میں بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ یہ فلم جمعہ کو ہندی میں 800 شوز کے ساتھ ریلیز ہوئی تھی، جو ہفتہ کو بڑھ کر 1,100 اور اتوار کو 2,000 شوز تک پہنچ گئی۔ خاص بات یہ ہے کہ مہاوتار نرسمہا 2005 میں ہنومان کے بعد پہلی اینیمیٹڈ فلم بن گئی ہے جس نے ہندی باکس آفس پر اتنی بڑی کامیابی حاصل کی اور یہ پہلی اینیمیٹڈ سپر ہٹ فلم بھی بن سکتی ہے۔ مہاوتار نرسمہا نے سامعین بالخصوص بچوں کے دلوں میں ایک خاص جگہ بنائی ہے جو عموماً غیر ملکی کارٹون فلموں پر زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ لیکن اس فلم کی افسانوی کہانی نے میٹرو شہروں سے لے کر چھوٹے شہروں تک پورے خاندان کو چھو لیا ہے۔ ہومبلے فلمز کی بنائی گئی اس فلم نے جمعہ سے اتوار تک کمائی میں 400 فیصد کا زبردست اضافہ دیکھا، جو آج کے دور میں بہت کم دیکھنے کو ملتا ہے۔ یہ کامیابی ہندی مارکیٹ میں ہومبلے فلمز کی ایک اور بڑی کامیابی ہے۔ اس سے پہلے بھی وہ کے جی ایف، کے جی ایف 2، سالار اور کنتارا جیسی بڑی ہٹ فلمیں دے چکے ہیں۔ اب جب کنتارا: باب 1 اس سال کے آخر میں آنے والا ہے، یہ واضح ہے کہ ان کا سفر مسلسل ترقی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ تھیٹر ایک بار پھر سے گونج رہے ہیں، اور لوگ ہر ہفتے فلمیں دیکھنے واپس لوٹ رہے ہیں، جیسے کورونا سے پہلے کا دور لوٹ آیا ہو۔ مزید یہ کہ مہاوتار نرسمہا کے پیر کے جمع ہونے والے جمعہ کے مقابلے زیادہ ہونے کی امید ہے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ لوگ فلم کو بہت پسند کر رہے ہیں۔ صرف تین دنوں میں یہ فلم ہٹ ہو گئی ہے، اور اب آہستہ آہستہ سپر ہٹ ہونے کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اگر یہ رفتار جاری رہی تو فلم جلد ہی بلاک بسٹر بن سکتی ہے۔ ویک اینڈ کلیکشن نے اسے پہلے ہی 'ایپک بلاک بسٹر' بننے کے راستے پر ڈال دیا ہے۔ ہومبلے فلمز اور کلیم پروڈکشن نے مشترکہ طور پر اس عظیم الشان اینیمیٹڈ فرنچائز کا آفیشل لائن اپ جاری کیا ہے، جو اگلی دہائی تک بھگوان وشنو کے دس خدائی اوتاروں کی کہانی سنائے گی۔ کائنات کا آغاز مہاوتار نرسمہا (2025) سے ہوگا، اس کے بعد مہاوتار پرشورام (2027)، مہاوتار راگھونندن (2029)، مہاوتار دوارکادھیش (2031)، مہاوتار گوکولانند (2033)، مہاوتار کالکی پارٹ 1 (2035) اور مہاوتار کالکی حصہ 220۔ کائنات نئی ٹیکنالوجی اور شان کے ساتھ ہندوستانی افسانوں کو سامعین کے سامنے لائے گی۔ مہاوتار نرسمہا کو اشون کمار نے ڈائریکٹ کیا ہے اور کلیم پروڈکشن کے تحت شلپا دھون، کشال دیسائی اور چیتنیا دیسائی نے پروڈیوس کیا ہے۔ ہومبلے فلمز کے ساتھ مل کر، جو اپنے دل چسپ مواد کے لیے مشہور ہے، شراکت داری کا مقصد متعدد تفریحی پلیٹ فارمز پر سینما کا شاہکار پیش کرنا ہے۔ فلم کو 3D اور پانچ ہندوستانی زبانوں میں ریلیز کیا گیا ہے، جس میں شاندار بصری، ثقافتی تنوع، بہترین فلم سازی کی تکنیک، اور ایک مضبوط کہانی ہے۔

ناندیڑ کی بڑی درگاہ کے 300 سالہ قدیم صدر دروازے کی مرمت جاری

سابق کارپوریٹر دیپک سنہہ راوت کی کوششوں سے 30 لاکھ کا فنڈ منظور

سابق کارپوریٹر دیپک سنہہ راوت

ناندیڑ:(راست)28/ جولائی : شہر ناندیڑ کے گاڑی پورہ میں واقع قدیم خطہ دکن کی عظیم اولین منبع برکت و اجابت از مرکزی خانقاہ عالیہ (کلاں) امام سلسل عاشقان منگھا شاہی مداری طبقاتی جامع السلاسل بامشہور بڑی درگاہ شریف کے 300 سالہ قدیم صدر دروازے کی مرمت کا کام فی الحال جاری ہے۔ یہ کام گتہ دار عبدالمجیب ٹوکرے والے بخوبی انجام دے رہے ہیں۔ گاڑی پورہ کے سابقہ کارپوریٹر جناب دیپک سنہہ راوت کی کوششوں سے ناندیڑ ضلع منصوبہ بندی کمیٹی نے اس مرمتی کام کے لیے 30 لاکھ کا فنڈ منظور کیا ہے۔ اس کام میں نئے پلییئر زتعمیر کئے جا رہے ہیں۔ جس کیلئے اعلیٰ قسم کی سلاخیں استعمال کی جارہی ہیں اسکے بعد اوپر چھت ڈالا جائے گا۔ اس دروازے کی حالت کافی خستہ ہوگئی تھی جس کی مرمت کا مطالبہ زائرین و عقیدت مندوں کی جانب سے کیا جارہا تھا۔ پربھاگ نمبر 16 کے عوام نے اس کام کی منظوری اور تعمیری کام کے شروع ہونے پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔

ضلع کی تمام اسکول عمارتوں کا معائنہ کر کے فوری مرمت کی جائے

ہمدردی کی بنیاد پر تقرری کا عمل ستمبر میں مکمل کیا جائے: سرپرست سیکریٹری دیپک کپور

پربھنی: 28/جولائی (ورق تازہ نیوز) ضلع پریشد کی تمام اسکول عمارتوں کا آڈٹ کر کے، جو عمارتیں خستہ حال ہیں، ان کی مرمت کا کام فوری طور پر شروع کر کے مکمل کریں اور اس کی رپورٹ فوری طور پر دفتر میں جمع کریں، ایسی ہدایات ریاستی آبی وسائل کے ایڈیشنل چیف سیکریٹری و ضلع کے سرپرست سیکریٹری **دیپک کپور** نے آج ضلع انتظامیہ کو دیں۔ انہوں نے ضلع کلکٹر آفس میں منعقد ضلع سالانہ منصوبہ اور مختلف اہم اسکیموں کا جائزہ لیا، جس دوران وہ خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر ضلع کلکٹر رگھوناتھ گاو?ڑے، سی ای او نتیشا ماتھور، ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ رویندر سنگھ پردیسی، ایڈیشنل کلکٹر ڈاکٹر پرتاپ کالے، پراجیکٹ ڈائریکٹر رشمی کھانڈیکر، ریزیڈنٹ ڈپٹی کلکٹر انورادھا ڈھالکری، آبی وسائل محکمہ کے چیف انجینئر ارون نائیک، ایل?? ڈی اے کی چیف انجینئر سنندا جگتاپ، سپرنٹنڈنگ انجینئر سادھان سینوار، الیاس چشتی وغیرہ موجود تھے۔ راجستھان میں اسکول عمارت حادثہ کے تناظر میں، سرپرست سیکریٹری دیپک کپور نے ضلع انتظامیہ کو ہدایت دی کہ موجودہ اسکول عمارتوں کی حالت، مرمت کے لائق عمارتوں کی مرمت، اور اگر عمارت بالکل خستہ ہے تو اسے گرا کر نئی عمارت کے لیے تجاویز ارسال کی جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہر طالب علم کی جان انمول ہے، جس کی کوئی قیمت نہیں لگائی جا سکتی، لہٰذا فوری جانچ کر کے رپورٹ ارسال کی جائے۔ انہوں نے ہدایت دی کہ جہاں فوری ضرورت ہو، وہاں ایمرجنسی فنڈ سے نئی کلاس رومز کی تعمیر کی جائے۔

ہمدردی کی بنیاد پر تقرری کا عمل ستمبر تک مکمل کیا جائے: ریاستی حکومت نے 150 روزہ انتظامی اصلاحات کے پروگرام میں ہمدردی کی بنیاد پر تقرری کو اولین ترجیح دی ہے۔ اس کے تحت ضلع انتظامیہ کو ہدایت دی گئی ہے کہ تقرری کا عمل فوری مکمل کر کے ستمبر کے آخر تک تقرری نامے جاری کیے جائیں۔

وزیر اعلیٰ سوریا گرشی واہنی 2.0 کا کام جلد مکمل کریں: سوریا گرشی واہنی 2.0 اسکیم کے تحت ایک سال پہلے شروع کیے گئے 15 پروجیکٹ کے سوا کوئی پیش رفت نہ ہونے پر دیپک کپور نے بجلی محکمہ کے افسران کو سختی سے تنبیہ کی۔ ٹھیکیداروں نے کام شروع نہ کرنے پر جرمانہ وصولی کی کارروائی شروع کرنے کے احکامات بھی دیے۔ یہ عمل اگر مؤثر طریقے سے نہ ہوا تو کلکٹر بار بار میٹنگز کے ذریعے جائزہ لیں گے۔ متعلقہ افسران و ملازمین کی تنخواہ 10 اگست تک ادا کی جائے: ضلع کے زراعت سپرنٹنڈنٹ داؤلت چوہان کی ایک اسکیم میں سرگرمی دیکھ کر دیگر کاموں میں سستی پر برہمی کا اظہار کیا۔ ساتھ ہی مٹی و آبی تحفظ محکمہ کے 18 افسران و ملازمین کی تنخواہیں 10 اگست تک ادا کرنے کا حکم دیا۔ بصورت دیگر سخت کارروائی کی جائے گی۔

نیند آور پرائیویٹ بسوں کا معائنہ کیا جائے: اب تک کیے گئے ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کے کام پر اطمینان ظاہر کرتے ہوئے دیپک کپور نے ضلع میں نیند آور پرائیویٹ بسوں کی جانچ کی ہدایت دی۔

تہواروں کے مدنظر دودھ و دودھ سے بنی اشیا کی جانچ میں اضافہ کیا جائے: ایڈیشنل کلکٹر ڈاکٹر پرتاپ کالے کی رہنمائی میں فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن کو ہدایت دی گئی کہ مارکیٹ میں فروخت ہونے والے جعلی پنیر وغیرہ کا معائنہ کریں کیونکہ یہ انسانی صحت کے لیے خطرناک ہے۔ لیبارٹری میں نمونے بھیج کر قصورواروں پر کارروائی کی جائے۔ مصنوعی ذہانت سے آنگن واڑی مراکز قائم کیے جائیں: وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس نے حال ہی میں ناگپور میں AI پر مبنی آنگن واڑی کا افتتاح کیا ہے۔ اسی طرز پر پربھنی ضلع میں بھی پائلٹ پراجیکٹ کے طور پر آنگن واڑی مراکز قائم کرنے کی ہدایت دی گئی ہے، جس کے لیے CSR فنڈ کے تحت فنڈنگ کی جائے گی۔ ساتھ ہی "میری پیاری بہن" اسکیم میں مرد استفادہ کنندگان نہ ہونے کی تصدیق کرنے کی ہدایت بھی دی گئی۔

ایک ہی درخواست گزار کی 81 اپلیں ریاستی اطلاعاتی کمیشن نے مسترد کیں

19 درخواست گزاروں کی 7567 سیکنڈ اپلیں خارج

اورنگ آباد، 28 جولائی:(ورق تازہ نیوز) ناندیڑ کے جنک رام راو گائیکواڑ نامی درخواست گزار نے ریاستی اطلاعاتی کمیشن، چھترپتی سمبھاجی نگر بینچ میں حق معلومات قانون کے تحت دائر کی گئی 81 دوسری اپلیں کمیشن نے خارج کر دی ہیں۔ اس کے علاوہ 19 مختلف افراد کی جانب سے دائر کی گئی مجموعی طور پر 7567 دوسری اپلیں بھی سماعت کے بعد مسترد کر دی گئی ہیں۔ درخواست گزاروں نے مختلف گرام پنچایت دفاتر سے معلومات کے لیے درخواستیں دائر کی تھیں۔ ان افراد کے ذریعہ دائر کردہ معلوماتی درخواستیں بڑی تعداد میں تھیں۔ تاہم، کمیشن نے تمام اپیلوں کی سماعت کر کے ان کو مسترد کر دیا۔ متعلقہ فیصلے کمیشن کی سرکاری ویب سائٹ

www.sic.maharashtra.gov.in [
http//:www.sic.maharas
htra.gov.in

پر شائع کیے گئے ہیں۔ اکثر درخواست گزار متعلقہ دفاتر میں بار بار درخواستیں دیتے ہیں، لیکن ذاتی طور پر معلومات حاصل کرنے کے لیے دفاتر میں حاضر نہیں ہوتے۔ ہر گرام پنچایت دفتر میں الگ الگ معلوماتی افسران مقرر ہوتے ہیں، مگر ان تمام کے لیے صرف ایک ہی فرسٹ اپیلٹ اتھارٹی مقرر ہے۔ اس صورت حال میں روزمرہ کے دفتری کاموں کے ساتھ ساتھ اتنی بڑی تعداد میں اپیلوں پر کارروائی کرنا ایک بڑا چیلنج بن جاتا ہے۔ کمیشن کا کہنا ہے کہ اس طرح کی بڑی تعداد میں درخواستیں دینے سے سرکاری دفتروں کے روزمرہ کے کام متاثر ہوتے ہیں، جس سے عام شہریوں کو بروقت انصاف ملنا ممکن نہیں رہتا۔ مذکورہ اپیلوں کے پیچھے کوئی وسیع عوامی مفاد بھی نظر نہیں آتا۔ درخواست گزاروں کی جانب سے دی گئی معلوماتی درخواستیں بہت وسیع اور مبہم نوعیت کی تھیں۔ اس طرح کی معلومات کو اکٹھا کرنے کے لیے ادارے کے محدود وسائل اور عملے کو بڑے پیمانے پر استعمال کرنا پڑتا ہے، جو کہ معلوماتی حق ایکٹ 2005 کی دفعہ 7(9) کے تحت موزوں نہیں سمجھا جاتا۔ اس لیے ایسی درخواستیں قابل عمل نہیں ہوتیں اور قانون کے مقصد کے خلاف تصور کی جاتی ہیں۔ کمیشن نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ایک ہی شخص کی جانب سے بہت زیادہ درخواستیں دائر کرنا، محض نظام پر دباو ڈالنے کا ذریعہ بن چکا ہے، جس سے اداروں کے بنیادی کام متاثر ہوتے ہیں اور عام شہریوں کو متاثر ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ چند درخواست گزاروں کی مسترد شدہ اپیلوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

* ** کیشوراو نمبالکر: 2788 اپلیں (26 جون 2024)، 842 اپلیں (19 دسمبر 2024)
* **شرد دابھاڑے: 159 اپلیں (26 اپریل 2024)، 985 اپلیں (27 ستمبر 2024)
* **موتی رام گائیو کالے:** 463 اپلیں (23 ستمبر 2024)
* **بالا صاحب بھاسکر بنسوڑے:** 256 اپلیں (20 دسمبر 2024)
* **انیتا نیتن وانکھڑے:** 116 اپلیں (6 ستمبر 2024)
* **بابوراو دھونڈو چوہان:** 198 اپلیں (20 جنوری 2025)
* **جی بھیم نرسمہاراو سونکامبلے :** 176 اپلیں (1 اکتوبر 2024)
* **ہری پرتاپ گیری:** 296 اپلیں (28 اگست 2024)
* **ونود کمار بھاروکا:** 236 اپلیں (28 اگست 2024)
* ** گریش م. یادو:** 206 اپلیں (23 اگست 2024)
* ** سنجے بابو راٹھوڑ:** 100 اپلیں (30 اگست 2024)
* **رائے بھان کسان اُگھڑے:** 216 اپلیں (30 ستمبر 2024)
* **بالاجی بلبیرام بنڈے:** 156 اپلیں (1 اکتوبر 2024)
* **بھال چندر سالنکے :** 103 اپلیں (24 جنوری 2025)
* **ملند دگدو مکاسرے:** 125 اپلیں (30 اگست 2024)
* ** گیانیشور دھاگیڈے:** 86 اپلیں (24 جنوری 2025)
* **سورج نند کشور ویاس:** 63 اپلیں (24 جنوری 2025)

کمیشن نے واضح کیا ہے کہ معلوماتی حق قانون کا استعمال عوامی مفاد میں ہونا چاہیے، نہ کہ اسے سرکاری نظام کو مفلوج کرنے کے لیے استعمال کیا جائے۔

حج درخواست فارم بھرنے کی تاریخ میں توسیع کی جائے:

فیڈریشن آف حج پلگرِمز سوشَل ورکرز آف مہاراشٹرا کا مطالبہ

اورنگ آباد، 28 جولائی (پریس ریلیز): حج کمیٹی آف انڈیا کی جانب سے 7 جولائی 2025 سے حج 2026 کے لیے درخواست فارم بھرنے کا عمل شروع کیا گیا تھا اور 31 جولائی 2025 تک فارم بھرنے کی آخری تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اب تک ملک بھر سے تقریباً 80 ہزار درخواستیں موصول ہونے کی بات سامنے آئی ہے۔ فیڈریشن آف حج پلگرِمز سوشَل ورکرز آف مہاراشٹر نے کرن رجیجو، وزیر برائے اقلیتی امور اور شاہ نواز چیف ایگزیکٹو آفیسر حج کمیٹی آف انڈیا کو ایک مکتوب کے ذریعے حج درخواست فارم کی آخری تاریخ میں توسیع کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ فیڈریشن کے صدر سید ساجد انور نے اپنے مکتوب میں مزید ذکر کیا ہے کہ اس سال حج 2026 کا اعلان بہت جلدی کر دیا گیا جس کی وجہ سے کئی خواہشمند عازمین کو تیاری کے لیے مناسب وقت نہیں ملا۔ مزید حج کمیٹی کی ویب سائٹ میں مسلسل تکنیکی خرابیاں پیش آ رہی ہیں اور بہت سے عازمین کے پاسپورٹ بنوانے اور رینیول کا عمل ابھی جاری ہے جس کی وجہ سے فارم بھرنے میں تاخیر ہو رہی ہے۔ فیڈریشن نے مطالبہ کیا ہے کہ ان تمام مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے حج درخواست فارم کی آخری تاریخ میں توسیع کی جائے تاکہ تمام اہل اور خواہشمند عازمین حج کو فارم بھرنے کا موقع مل سکے۔

یشونت مہاودیالے میں اسٹوڈنٹ انڈکشن پروگرام کا انعقاد

ناندیڑ:(راست) آج بتاریخ 26 جولائی شعبہ اردو یشونت مہاودیالے کی جانب سے طلبہ و طالبات کے لیے اسٹوڈنٹ انڈکشن پروگرام کا انعقاد عمل میں ایا اس پروگرام میں اسٹوڈنٹ کا تعارف نیز اسٹوڈنٹ کی رہبری اور رہنمائی کی گئی طلبہ و طالبات کو کالج سے متعارف کروایا گیا اس اس پروگرام میں مہمان خصوصی کے طور پر مہلا کالج ناندیڑ کی صدر شعبہ اردو پروفیسر شیخ ہما کوثر موجود تھیں اور پروگرام کے صدر کی حیثیت سے وائس پرنسپل کالج ہذا ڈاکٹر پتنگے مسند فرما تھے پہلے پہل صدر شعبہ اردو پروفیسر ڈاکٹر شبانہ درانی صاحبہ نے شعبہ اردو یشونت کالج کی فعال کارکردگی پر روشنی ڈالی اور ساتھ ہی ساتھ طلبہ کو اس بات کی طرف متوجہ کیا کہ وہ پابندی سے صد فیصد اپنی حاضری درج کروائیں اور عزم مسمم کے ساتھ ڈگری کی تعلیم حاصل کریں اور اور اپنا مستقبل درخشاں بنائیں. بی اے سال اول کی طالبہ مہرین فاطمہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا اور کالج اور شعبہ اردو کی خدمات کو سراہا اور ساتھ ہی ساتھ اس طالبہ نے اس بات کا اقرار کیا کہ وہ عزم مسمم کے ساتھ اپنی پڑھائی مکمل کرے گی اور اپنے والدین اور اساتذہ کا نام روشن کرے گی اسی طرح بی ایس سی سال اول کی طالبہ سمیرا جبین نے بھی کالج کے تئیں اپنے تاثرات و خیالات کا اظہار کیا اس طالبہ نے بھی کالج اور شعبہ اردو کی خدمات کا اعتراف کیا اور ساتھ ہی ساتھ دیگر طلبہ کو یہ پیغام دیا کہ وہ بھی نیک عزائم کے ساتھ تعلیم حاصل کریں بعد ازاں مہمان خصوصی پروفیسر شیخ ہما کوثر صاحبہ نے اپنے زریں خیالات کے ذریعے طلبہ کی رہبری اور رہنمائی کی انہوں نے طلبہ کو نو مزین نصاب کے بارے میں معلومات فراہم کی طلباء و طالبات و طالبات کو تبدیل شدہ نصاب کے میجر مضامین اور مائنر مضامین کے فرق کو واضح کیا اتنا ہی نہیں محترمہ نے طلبہ کو مستعدی کے ساتھ تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دی پروگرام کے صدر وائس پرنسپل ڈاکٹر پتنگ سر نے طلباء کی کثیر تعداد کو دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا اور طلبہ و طالبات کو اس بات کی طرف متوجہ کیا کہ وہ اس کالج سے جتنا ہو سکے اتنا فائدہ حاصل کریں پتنگ سر کے صدارتی خطبہ سے طلبہ و طالبات کو ایک نئی ترغیب ملی اور طلبہ و طالبات نے اس بات کا اظہار کیا کہ وہ پابندی کے ساتھ اور دلچسپی سے تعلیم حاصل کریں گے صدارتی خطبہ کے بعد انڈکشن کا یہ پروگرام اختتام کو پہنچا اس پروگرام کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر اظہر احمد نے بحسن خوبی انجام دیے اور شیخ مزمل نے بڑی عمدہ بیانی سے اظہار تشکر پیش کیا۔

ناندیڑ ریلوے ڈویژن کی مسلسل جانچ مہم

اپریل تا جون 2025 کے درمیان 4.11 کروڑ روپے جرمانہ وصول

73 ہزار سے زائد بغیر ٹکٹ مسافر پکڑے گئے

ناندیڑ: 28 جولائی : (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ ریلوے ڈویژن کی جانب سے اپریل سے جون 2025 تک مسلسل ٹکٹ چیکنگ مہم کے دوران بغیر ٹکٹ، غیر منظم ٹکٹ پر سفر کرنے اور بغیر بکنگ کے سامان لے جانے والے 73 ہزار سے زائد غیر مجاز مسافروں سے 4.11 کروڑ روپے جرمانہ وصول کیا گیا ہے۔ اسی تسلسل میں، 22 جولائی 2025 کو سنگنہا پور ہالٹ اسٹیشن پر بڑے پیمانے پر موبائل چیکنگ مہم (بس چھاپا) چلائی گئی۔ اس مہم کی قیادت سینئر ڈویژنل کمرشل منیجر ڈاکٹر جے۔ وجے کرشنا اور اسسٹنٹ کمرشل منیجر این۔ ایس۔ راونے کی۔ گنگاکھیڑ (GNH) کو بیس اسٹیشن بنا کر صبح 5 بجے سے شام 7 بجے تک کارروائی جاری رہی۔ اس خصوصی مہم کے دوران ٹکٹ چیکنگ ٹیم سنگنہا پور ہالٹ پر پہنچی اور ٹرین نمبر 77615 اور 17613 میں ایک ساتھ چیکنگ کی گئی۔ [illegible]

گاڑیوں کی سخت جانچ کی گئی:
16594، 17648، 17253، 57654، 57655، 57652، 57657، 12753، 12715، 17661، 17630، 17617، اور 11414۔ اس مہم میں 26 ٹکٹ چیکنگ اسٹاف، 2 کمرشل انسپکٹرز اور 2 RPF اہلکار شامل تھے۔ مہم کے دوران کل 394 کیس درج کیے گئے جن میں بغیر ٹکٹ سفر، غیر منظم ٹکٹ اور بغیر بکنگ کے سامان لے جانے والوں سے 1,44,095 روپے جرمانہ وصول کیا گیا۔ اس جامع چیکنگ مہم کے باعث غیر قانونی مسافروں اور غیر مجاز پاتھ فروشوں میں، خاص طور پر پربھنی-پورنا، پربھنی-پوکھرنی، اور پورنا-اکولا سیکشنز میں، ایک اخلاقی خوف پیدا ہوا ہے۔

مسلسل کوششوں سے حاصل ہونے والے نتائج: اپریل تا جون 2025 کے دوران ناندیڑ ڈویژن نے 73,000 سے زائد بغیر ٹکٹ یا غیر منظم ٹکٹ پر سفر کرنے والے مسافروں سے 4.11 کروڑ روپے جرمانہ وصول کیا۔ اسی طرح، جولائی 2025 میں اب تک (20 جولائی تک) 12,808 کیسز درج کیے گئے اور 62.85 لاکھ روپے بطور جرمانہ وصول کیے گئے۔ یہ مہمات ڈویژنل ریلوے منیجر جناب پردیپ کاملے اور ایڈیشنل ڈویژنل ریلوے منیجر جناب آر کے مینا کی رہنمائی میں باقاعدگی سے جاری ہیں تاکہ پورے ریلوے ڈویژن میں محفوظ، منصفانہ اور نظم و ضبط پر مبنی سفر کو یقینی بنایا جا سکے۔ سینئر ڈویژنل کمرشل منیجر ڈاکٹر وجے کرشنا، اسسٹنٹ کمرشل منیجر-1 جناب شری نیواس سوریہ ونشی، اور اسسٹنٹ کمرشل منیجر-2 جناب این ایس راو کی نگرانی میں ٹکٹ چیکنگ ٹیم متحرک انداز میں کام کر رہی ہے۔ [illegible]

نانڈیڑ: جواں سال مظہر علی اسد علی کا اِنتقال پر ملال

ناندیڑ: 28/ جولائی:-(ورق تازہ نیوز) انتہائی افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ مظہر علی اسد علی عمر (43) سال کا آج 28 جولائی کو صبح 8 بجے کے قریب مختصر سی علالت کے بعد ممبئی کے جے جے اسپتال میں علاج کے دوران انتقال ہوگیا ہے۔ مرحوم کی نماز جنازہ کل 29 جولائی بروز منگل صبح دس بجے مسجد عابدین نئی آبادی میں ادا کی جائے گی اور اُسی سے متصل قبرستان میں تدفین عمل میں آئے گی۔ [illegible] مرحوم کا جنازہ ٹھیک 9 بجے انکے مکان اتوارہ، بکرا مارکٹ سے نکلے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

بھارت میں ڈپچھلے 6 سالوں میں 12,000 لاکھ کروڑ کی ڈیجیٹل ٹرانزیکشن ہوئی۔ پنکج چودھری

نئی دہلی۔ 28 جولائی۔ ایم این این۔ حکومت ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی)، نیشنل پیمنٹ کارپوریشن آف انڈیا (این پی سی آئی)، فنٹیکس، بینکوں اور ریاستی حکومتوں سمیت مختلف اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہے تاکہ ملک میں ڈیجیٹل ادائیگیوں کو اپنانے کی شرحوں کو ٹائر-2 اور ٹائر-3 شہروں میں بڑھایا جا سکے۔ آر بی آئی نے 2021 میں ادائیگیوں کے انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ فنڈ (PIDF) کا قیام عمل میں لایا ہے تاکہ ٹائر-3 سے 6 شہروں، شمال مشرقی ریاستوں اور جموں و کشمیر میں ڈیجیٹل ادائیگیوں کے بنیادی ڈھانچے کی تعیناتی کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ وزارت خزانہ میں وزیر مملکت جناب پنکج چودھری نے آج لوک سبھا میں ایک سوال کے جواب میں یہ معلومات دی۔ 31 مئی 2025 تک، PIDF کے ذریعے تقریباً 4.77 کروڑ ڈیجیٹل ٹچ پوائنٹس تعینات کیے گئے ہیں۔

برطانوی ایلچی نے ہندوستان-برطانیہ ایف ٹی اے کی تعریف کی

نئی دہلی۔ ?28 جولائی۔ ایم این این۔ ہندوستان میں برطانیہ کی قائم مقام ہائی کمشنر کرسٹینا سکاٹ نے پیر کو کہا کہ ہندوستان اور برطانیہ کے درمیان ا?زاد تجارتی معاہدہ (FTA) دونوں جمہوریتوں کے مشترکہ اقتصادی عزائم کے بارے میں دنیا کو ایک مضبوط پیغام بھیجتا ہے اور ہائی ٹیک سے لے کر ماحولیاتی خدمات تک کے شعبوں میں گہرے تعاون کی راہ ہموار کرتا ہے۔ سکاٹ نے ایف ٹی اے کی وسیع تر تزویراتی اہمیت پر روشنی ڈالی، اسے دونوں ممالک کے درمیان گہرا اعتماد اور باہمی انحصار کی علامت قرار دیا۔ لہٰذا میں سمجھتی ہوں کہ ا?زاد تجارتی معاہدے کے حصول کے بارے میں بات، جس پر بات چیت [illegible]

اعلانِ عام

تمام عوام الناس کو اس اعلان عام کے ذریعے مطلع کیا جاتا ہے کہ میرے موکل محمد ظفر محمد سعداللہ، عمر 41 سال، پیشہ ملازمت، ساکن مان خرد (پ)، ممبئی نے عبدالغفار عبدالرحمن، عمر 64 سال، پیشہ تجارت، ساکن خسرو نگر، دیگلور ناکہ، ناندیڑ سے سودا چٹھی کی بنیاد پر ایک پلاٹ مستقل خریدنے کا معاہدہ کیا ہے۔ مذکورہ پلاٹ ناندیڑ میونسپل حدود میں واقع سروے نمبر 117/B، حیدر باغ نمبر 2 میں گنٹھے واری طریقہ سے وجود میں آیا، اس پلاٹ کا نمبر H-64 ہے، جس کی لمبائی جنوب۔ شمال 40 فٹ، چوڑائی مشرق۔ مغرب 30 فٹ اور کل رقبہ 1200 مربع فٹ (یعنی 111.52 مربع میٹر) ہے۔ اس پلاٹ کی حدود اربعہ درج ذیل ہیں۔ مشرق میں پلاٹ نمبر H-65، مغرب میں پلاٹ نمبر H-63، جنوب میں 25 فٹ چوڑی روڈ اور شمال میں پلاٹ نمبر H-64 کا حصہ۔ مذکورہ پلاٹ کی خریدی کے تعلق سے ایک معاہدہ قرار پایا ہے اور بطور بیعانہ ایک معقول رقم ادا کر گئی ہے اور بقیہ رقم بوقت رجسٹری ادا کی جائے گی۔ مذکورہ پلاٹ کی خریدی کے تعلق سے کسی کو کوئی اعتراض، عذر، قرض، رہن، شرعی و قانونی حق وغیرہ ہو تو اس اعلان عام کی اشاعت کے اندرون سات یوم درج ذیل پتہ پر [illegible] اس لیے یہ اعلان عام۔

معرفت: دلیپ مادھوراؤ گاتیر ایڈوکیٹ ونوٹری ناندیڑ ضلع کورٹ، ناندیڑ

موبائل نمبر: 9503206073

المعلن: محمد ظفر محمد سعد اللہ ساکن مان خرد (پ)، ممبئی

Mobile: 9172104314

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار نانڈیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ نانڈیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف نانڈیڑ کی عدالت میں ہوگی۔